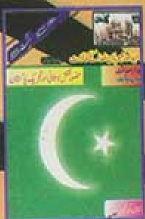
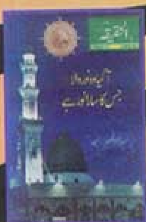
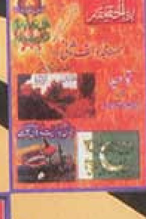
ماہنامہ
مجلہ الحقیقہ
پاکستان

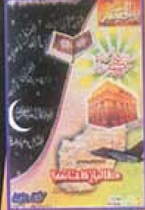
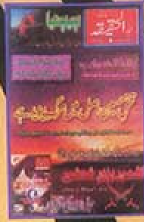
ستمبر 2002ء




سالگرہ مبارک ہو

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت و رسالت

الحقیقہ کا آغاز سفر

یاایھاالنبی جاھدالکفار والمنافقین واغلظ علیھم
(اے نبی! جہاد کرو کافروں اور منافقین سے اور ان پر سختی کرو) (التوبہ ۔ ۷۳)

ماھنامہ
مجلہ الحقیقہ
(پاکستان)

رجب ۱۴۲۳ھ ستمبر 2002 جلد نمبر 3 شمارہ نمبر 12

زیر سرپرستی
مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا پروفیسر **محمد حسین آسی** نقشبندی

مدیر منتظم	مدیر مسئول	مدیر اعلیٰ
شمس الدین نقشبندی	ابوطلحہ نوری	شجاعت علی مجاہد

عکس الحقیقہ

مجلس مشاورت
صاحبزادہ نور المصطفیٰ رضوی
علامہ شفقات احمد نقشبندی
ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری — محمد رضاء الدین صدیقی

زیر اہتمام: حاجی اخلاق احمد نقشبندی

مشیر قانون
غلام فرید چوہدری، ایڈووکیٹ ایم اے۔ ایل ایل بی، لاء فی ممبر ہائیکورٹ
غلام محی الدین خان، ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

زر تعاون
پاکستان (فی پرچہ) 10 روپے سالانہ بذریعہ ڈاک -/124 روپے

	فی پرچہ	سالانہ چندہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: عرفات کمپوزنگ سینٹر، جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

برائے رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی، انچارج دفتر الحقیقہ نقش لاثانی نگر شکر گڑھ

پبلشرز: پروفیسر محمد حسین آسی نے احمد دین پرنٹرز داتا مارکیٹ لاہور سے چھپوا کر مرکزی دفتر مجلۃ الحقیقہ نقش لاثانی نگر، شکر گڑھ، فون نمبر: 451734 (نارووال) سے شائع کیا

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یونس-۶۲

ترجمہ: سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

کلمۃ الحقیقہ

اداریہ

حکومت کی نااہلی اور قوم کی بد قسمتی

حضور پُر نور شافع یوم النشور، خواجہ لولاک لما، وجہ وجیہ دوسرا، سید کل ختم الرسل، سرور کائنات، اصل تجلیات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے نعلین مقدس بادشاہی مسجد لاہور سے چوری ہو گئے اور کئی ہفتوں کے بعد بھی ان کی بازیابی نہیں ہوئی۔ اس سانحے کو کس زبان سے بیان کیا جائے اور کن الفاظ میں عاشقان رسول ﷺ کے دردوغم کی کیفیت کا اظہار کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ دل آٹھ آٹھ آنسو روتا ہے اور جان بے چین ہے۔

حکومت نے ٹیکسلا کے گرجے پر حملہ کرنے والوں کا پتا چلالیا مگر نعلین مقدس کے چور آج تک نہیں پکڑ سکی۔ اس سے زیادہ اس کی نااہلی کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ سیاستدانوں کا یہ دردِ سر ہی نہیں کہ دین پر کیا آرے چل رہے ہیں اور ان کا مداوا کیا ہے۔ عوام مہنگائی سے نڈھال ہیں اور ''فکرِ نان'' میں غلطان۔ کتنے ہیں جنہیں ایمان عزیز ہے اور جو عشق کی راہ پر گامزن ہیں،

کون روئے کہ قوم کا سرمایہ، حیات لٹ گیا
کسے غم ہو کہ ملت کا تاج سر جاتا رہا

کسے یہ صدمہ ہو کہ پاکستان سب سے بڑے خزانے سے محروم ہو گیا ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

(نوٹ) ''الحقیقہ'' کا زیرِ نظر شمارہ چوبیسواں ہے یعنی اسے دوسرا سال مکمل ہو رہا ہے۔ خیال یہ تھا کہ اداریے میں اس کے اثرات پر بھی اظہار خیال ہو، تا کہ یہ بات واضح ہو سکے کہ ہم اپنے مشن میں کس حد تک کامیاب رہے ہیں۔ مگر نعلین شریف کے بارے میں حکومت نے جس بے حسی کا ثبوت دیا ہے، ہم نے احتجاجاً باقی سب تبصرے چھوڑ دیئے ہیں۔ (آسی)

☆☆☆☆

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

پروفیسر محمد حسین آسی

﴿قسط نمبر۔۲۱﴾

خیال یہ تھا کہ اب ایسے مشہور واقعات بیان کیے جائیں جن کی شہرت گویا تواتر کے درجے تک پہنچ چکی ہے اور جو سب محبوبانِ خدا کے توسل کے گرد گھومتے ہیں مگر اچانک ایک دوست تشریف لے آئے اور فرمانے لگے ہماری قوم میں ایک دو ایسے محقق بھی پیدا ہو چکے ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام علیہم الرضوان سے مدد مانگنے کو جائز کہہ کر آخر میں یہ فیصلہ بھی دیتے ہیں کہ افضل و بہتر یہی ہے کہ خدا ہی سے مانگا جائے اور تنہا اُسی کو پکارا جائے۔ اس "مانگنے" کی کچھ وضاحت ضروری ہے۔

اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ اللہ کو جب بھی پکارا جاتا ہے اور اس سے جب بھی مدد طلب کی جاتی ہے تو اُسے مستعانِ حقیقی یا کارسازِ حقیقی مان کر طلب کی جاتی ہے یعنی حقیقت میں امداد کرنے والا وہی ہے اور حقیقت میں اُسی سے مدد طلب کی جا سکتی ہے۔ نیز کارساز یا کام بنانے والا بھی حقیقت میں وہی ہے، اُس کے سوا کوئی مستعانِ حقیقی ہے نہ کارسازِ حقیقی۔ وہ اگر کسی کا کام نہ بنانا چاہے تو کوئی بنا نہیں سکتا اور وہ اگر کام بنانا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا بھی یہی مفہوم ہے۔ کسی اور کے پاس جو اختیارات ہیں یا قوتیں ہیں سب اُسی کی بخشی ہوئی ہیں۔ اُس کی بخشی ہوئی یہ قوتیں اُس کی اپنی قوتوں کے مقابلے میں نہایت محدود، نہایت عارضی اور نہایت لرزاں ہیں اگرچہ دوسرے بندوں کے مقابلے میں غیر محدود دکھائی دیتی ہوں۔ بعض طاقتیں اور بعض کمالات اُس نے اپنے دشمنوں، منکروں اور باغیوں کو بھی عطا فرمائے ہیں مثلاً کئی کفار بڑے بڑے بادشاہ، بڑے بڑے سائنسدان، بڑے بڑے فلسفی اور بڑے بڑے سپہ سالار، بڑے بڑے پہلوان ہوتے ہیں۔ اپنے دشمنوں کو دنیا میں ضرور چھوٹے بڑے کمالات سے نوازتا ہے کیونکہ یہاں اُس کی شانِ رحمانی کا ظہور ہے۔ ہاں اپنے بندوں کو بالخصوص وہ بندے جو اُس کے دشمنوں اور منکروں کو سمجھانے یا نیچا دکھانے کیلئے میدان میں اتر آتے ہیں، زیادہ اور بہت نمایاں کمالات سے آراستہ فرماتا ہے۔ ان پاک بندوں کے یہ کمالات دیکھ کر انسان کو یہ فیصلہ کرنا بالکل آسان ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ قوتیں عام دائرہ انسانیت سے باہر ہیں، قوتوں والے بندے مخصوص ہیں اور جس ذاتِ پاک نے ان مخصوص بندوں کو یہ مخصوص طاقتیں عطا فرمائی ہیں، وہ یقیناً قادرِ مطلق ہے۔ یہ بات پوری طرح کھل جاتی ہے کہ جب اللہ کے پاک و مخصوص بندوں کی طاقتوں کا یہ حال ہے تو جس مالک و مولا نے انہیں نوازا ہے اُس کی اپنی قدرت و قوت کی وسعتوں کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اللہ کے منکرین کا سارا جاہ و جلال ان اللہ والوں کی قوتوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کا دعویٰ خدائی یقیناً غلط اور بوگس ہے۔

یہ اللہ کے بندے اپنی عظیم اور بے مثال طاقتوں کے باوجود کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ طاقتیں ان کی اپنی ہیں بلکہ اُن کے ذہن میں بھی اور اُن

کے ماننے والوں کے ذہن میں بھی یہی تصور ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی دی ہوئی طاقتیں ہیں اور ان سے اللہ کی شان قدرت کا ظہور ہی ہوتا ہے۔ یہ مُردے زندہ کریں، برص کے مریضوں یا مادرزاد اندھوں کو تندرست کریں، گھر میں چھپی ہوئی چیزوں کے نام بتائیں یہ سب کچھ باذن اللہ ہے یعنی یہ اللہ کے اذن، فضل وکرم سے ہیں۔ چونکہ یہ قوتیں عام انسانی بس سے باہر ہوتی ہیں لہٰذا مخالفین بھی اتنا ضرور سمجھ جاتے ہیں کہ یہ ماورائی اسی ذات پاک کی بخشی ہوئی ہیں جس کو یہ پاک اور طاقتور لوگ خدا مانتے ہیں۔ بعض کم ظرف اور کم نظر لوگ ایک مدت کے بعد ان پاک بندوں کو اپنی مرضی اور جہالت سے خدا کا شریک ٹھہرالیں تو ان کا اپنا قصور ہے، ورنہ اللہ والوں نے، اُن کے سچے ماننے والوں نے بلکہ اُن کے دشمنوں نے بھی جنہوں نے اُن کی قہرمانی قوتوں کا جلوہ اپنی آنکھ سے دیکھا ہوتا ہے، ان طاقتوں کو ہمیشہ دل ہی دل میں انکے دینے والے سچے خدا کی طرف ہی منسوب کیا ہے۔ الحمدللہ حضور نبی کریم ﷺ نے محبوبان خدا کے بڑے بڑے کمالات کی بنا پر کبھی انہیں خدا نہیں کہا کیونکہ حضور پرنور ﷺ اس کے محافظ ہیں اور بتا گئے ہیں کہ اس میں شرک نہیں ہوگا۔

پھر ان طاقتوں کے ظہور سے زیادہ تر دو ہی مقصود ہوتے ہیں ایک اللہ واحد و لاشریک کی عظمتِ توحید کا تعارف اور دوسرا ان مخصوص بندوں کے بارے میں پختہ تصور کہ یہ خدائے واحد و لاشریک کے مخصوص، ممتاز اور عظیم و مقبول بندے ہیں۔ یہ اپنی اپنی شان کے لائق اللہ کے نائب، نمائندے اور اس کی رحمت کے دروازے ہیں۔ ان کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی بھی دراصل اللہ ہی کی نافرمانی ہے۔ یہ کسی سے خوش ہو جائیں تو خدا اس سے راضی ہو جاتا ہے اور اگر یہ ناراض ہوں تو اللہ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ ان کو اللہ کا بندہ ماننا دراصل اللہ کو واحد و لاشریک ماننا ہی ہے۔ اور ان کی ماننا دراصل اللہ ہی کی ماننا ہے۔ مانگنے والا ان سے مانگتا ہے تو نہیں اللہ کا شریک سمجھ کر نہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا دروازہ جان کر مانگتا ہے۔ ان سے مانگنے والا اس تصور سے جب مانگتا ہے تو وہ اللہ کے قادر مطلق، کارساز مطلق، وہاب مطلق اور مستعان مطلق ہونے پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ ہی سے مانگ رہا ہوتا ہے اور ان پاک بندوں سے مانگنا محض وسیلے کے طور پر ہوتا ہے معاذ اللہ اللہ سے مقابلے کے طور پر نہیں اور اللہ سے بے نیاز ہو کر نہیں۔ جیسا کہ اوپر مقصد اول میں ذکر ہوا ان کے دروازے پر آنا، ان سے سوال کرنا بلکہ ان سے راہ ورسم رکھنا عرفان خداوندی کا سبب ہے۔ اور بارگاہ خداوندی میں نیاز مندی کی دلیل ہے۔ ان کا جو ادب واحترام کیا جاتا ہے وہ بھی اللہ کا شریک سمجھ کر نہیں بلکہ اس کا بندہ سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ مگر افسوس جس طرح ان کے ادب واحترام کو جاہلوں نے شرک سمجھ لیا یونہی ان سے بھیک مانگنے والوں کو بھی مشرک گردان دیا۔ دیکھا سمجھ کا پھیر! کسی امیر سے، کسی راہرو سے، کسی دروازے پر بھیک مانگنے والے کو کوئی مشرک نہیں کہتا جو نہی کوئی کسی اللہ کے کسی محبوب سے مانگنے لگا جھٹ مشرک کا فتوی داغ دیا۔ حالانکہ کوئی امیر، کوئی وزیر، کوئی سرمایہ دار نہ اللہ کے نمائندے کی حیثیت سے منظر عام پر آتا ہے اور نہ اُس کی طاقتیں، دولتیں، سخاوتیں اللہ والوں کی طاقت، دولت وسخاوت کی طرح ہوتی ہیں۔ پھر بھی اُن سے مانگنے پر کوئی پابندی نہ ہو اور اس کے برعکس اللہ والوں سے مانگنے والے کو ایمان ہی سے خارج کر دیا جائے تو یہ بیر اللہ والوں ہی سے ہوا اور اسی لئے ہوا کہ وہ اللہ والے ہیں، افسوس ان توحید کے پجاریوں کو یہ بات بھی یاد نہ رہی کہ اللہ والوں سے اللہ کیلئے محبت کرنا تو افضل الاعمال ہے۔ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ (ابوداؤد)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل اللہ کیلئے محبت اور اللہ کیلئے بغض ہے۔

ایک اور حدیث پاک میں اللہ کیلئے محبت وغیرہ کرنے کو تکمیل ایمان کا سبب قرار دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔

ترجمہ۔ جو اللہ ہی کیلئے کسی سے محبت کرے اور اللہ ہی کیلئے کسی سے بغض رکھے اور اللہ ہی کیلئے کسی کو کچھ دے اور اللہ ہی کیلئے نہ دے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

یہ کسی سے اللہ کیلئے محبت رکھنا آخر کیا ہے، اللہ والوں سے محبت رکھنا انہیں اللہ والا مان کر۔ کتنی عظمت والی بات تھی کہ اسے ایمان کے مکمل ہونے کا سبب فرمایا گیا مگر یار لوگوں نے اپنے بغض و تعصب سے اس کے آگے بھی بند باندھنے شروع کر دیے اور ایک گروہ کو اللہ والوں کی محبت سے محروم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

کاش اولیاء اللہ کے دشمن اس وعید کو سامنے رکھتے

مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ

ترجمہ۔ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی رکھی، میں نے اس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔

خیر ان کی بات تو چھوڑو جن کے خلاف اللہ اعلان جنگ کر چکا اور جن کا ایمان سلب ہو چکا۔ اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں غور فرمائیں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کی خدمت میں مختلف حاجات کیلئے حاضر ہوئے تھے تو کس نیت اور کس تصور سے آتے تھے، کیا یہ سمجھ کر آتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے مانگنا اللہ ہی سے مانگنا اور رسول اللہ ﷺ کا عطا فرمانا اللہ ہی کا عطا فرمانا ہے یا کچھ اور تصور ہوتا تھا۔ کیا وہ معاذ اللہ حضور پُر نور ﷺ کو کارساز حقیقی یا مستعان حقیقی سمجھتے تھے یا اللہ کی بارگاہ کا وسیلہ۔ پھر یہ بھی سوچیں کہ وہ حضور اکرم وارحم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مخصوص حاجتیں ہی پیش کرتے تھے یا دین و دنیا کی ہر قسم کی حاجتیں، پھر کیا حضور انور ﷺ کسی ایک موقع پر بھی کسی صحابی سے یہ فرمایا کہ میرے پاس کیا لینے آئے ہو، اللہ سے کیوں نہیں مانگتے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اللہ کے حبیب کریم نے ہر مانگنے والے کی حوصلہ افزائی اور کسی ایک کو بھی ''لا'' (یعنی یہ چیز میرے پاس موجود نہیں) نہیں فرمایا۔

نرفت ''لا'' بزبان مبارکش ہرگز
مگر در اشھد ان لا الہ الا اللہ

یعنی کلمہ شہادت کے سوا کبھی بھی حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر لفظ ''لا'' نہیں آیا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے

یعنی نہ دینے کی دو صورتیں ہوتی ہیں، دینے والا کہہ دے کہ فلاں چیز میرے پاس نہیں یا کوئی شرط عائد کر دے کہ اگر فلاں کام کرو گے تو فلاں چیز دوں گا۔ حضور پُر نور نبی الانبیاء سخی الانبیاء ﷺ کے پاس سب کچھ بھی ہے اور حضور ﷺ عطا فرمانے کیلئے شرط بھی نہیں لگاتے۔

حق یہ ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب پاک سرور لولاک ﷺ کو رحمۃ للعلمین فرما دیا اور اسی فرمان کا تقاضا یہ ہے کہ زمین و آسمان والے انبیاء مرسلین تک، حور و ملک تک، انسان و حیوان تک سب مانگیں، سب پائیں۔

میں نے بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا۔

تیرے در سے بھی جو پھرتا تھا کسی کو خالی
پھر تجھے رحمت عالم نہ بنایا ہوتا!

حق یہ ہے کہ جس جس کا بھی ایمان ہے حضور پرنورؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے پر، وہ اللہ کو راضی کرنے کیلئے بھی اللہ کے محبوب اکرم ﷺ سے مانگتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ رحمۃ للعالمین سے مانگنا رب العالمین ہی سے مانگنا ہے۔ اور حضور پرنور ﷺ بارگاہ خداوندی کی طرف ایسا وسیلہ ہیں جس کے سب مقربین انبیا و مرسلین علیہم السلام تک محتاج ہیں۔ امام بوصیری قدس سرہ فرماتے ہیں۔

وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم

(قصیدہ بردہ شریف)

ترجمہ۔ اور سب انبیاء علیہم السلام حضور رسول اکرم ﷺ سے التماس کرتے ہیں کہ اپنے دریا سے ایک چلو عنایت کیجئے یا اپنے مینہ سے ایک گھونٹ پانی۔

اب اللہ سے مانگنے کی دو صورتیں ہوئیں۔ ایک بغیر وسیلے کے مانگنا اور ایک محبوب کبریا علیہم السلام کے وسیلے سے مانگنا، خود ہی فیصلہ فرمالیں ایمان کیا کہتا ہے لفظ رحمۃ للعالمین کا کیا تقاضا ہے۔ بلکہ پچھلی قسطوں میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ منصب نبوت خود خالق و مخلوق کے درمیان وسیلہ ہی تو ہے۔

توبہ کی قبولیت کا مرحلہ کتنا کٹھن، کتنا نازک اور کتنا اہم ہے اس کیلئے بھی رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کے دروازے پر بلایا۔

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ۝ (النساء ۶۴)

ترجمہ۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں، پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

کیا کافی نہیں تھا کہ اللہ اپنا دروازہ دکھاتا اور پھر اپنے دروازے پر بلاتا۔ حضور پرنور ﷺ کے دروازے پر کیوں بلایا اس لئے اللہ کا دروازہ یہی ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ہاں ہاں جس محبوب کی اطاعت، اللہ کی اطاعت جس سے بیعت، اللہ سے بیعت، جس کی رضا اللہ کی رضا اور جس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہو اُس کا دروازہ اللہ کا دروازہ اور اس سے مانگنا اللہ سے مانگنا کیوں نہ قرار پائے۔

مختصر یہ کہ یوں کہا جائے کہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے

اور یوں کہا جائے

یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

دراصل وسیلے ہی کی دونوں صورتیں ہیں اور دونوں کا ایک ہی حاصل ہے یاد رہے یہاں خدا کے واسطے سے مراد ہے فی سبیل اللہ، حضور پرنور ﷺ کی شان و عظمت تو وراء الوراء ہے اور اللہ جل شانہ کے سوا کوئی اسے جان نہیں سکتا۔ آپ تو ہر حال میں اللہ کے مظہر کامل ہیں۔ آپ کے غلاموں میں بھی ایسے لوگ ہیں جن سے مانگنا خدا ہی سے مانگنے کیلئے وسیلہ ہے۔ اور خود حضور ﷺ نے ان سے مانگنے کا حکم دیا ہے۔ مثلاً فرمایا

اعینونی یا عباد اللہ

ترجمہ۔ میری مدد کرو اے اللہ کے بندو!

فرمائیے حضور پُر نور ﷺ سے زیادہ کون جانتا ہے کہ مستعان حقیقی یا کارساز حقیقی اللہ کے سوا کوئی نہیں پھر حضور پُر نور ﷺ کا فرمانا کہ یاعباد اللہ کہو۔ آخر کیوں؟ صرف اس لئے کہ اللہ کے مقرب بندوں سے مانگنا اللہ ہی سے مانگنا ہے۔

اب کسی شخص کے ذہن میں یہی سوال آئے کہ حضور ﷺ نے اس موقع پر یہ کیوں نہیں فرمایا کہ کہو

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی

یعنی اے اللہ میری مدد فرما

مثلاً ایک حدیث پاک میں یہ دعا سکھائی گئی

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

ترجمہ۔ اے میرے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر (یعنی میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور اچھے انداز میں تیری عبادت کروں)

شاید اسی لئے کہ امت سمجھ جائے دونوں صورتوں میں اللہ ہی مقصود ہے **اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی** میں بھی وہی مستعان حقیقی ہے اور **یا عِبَادَ اللہ** میں بھی وہی۔ جہاں جس صورت کی تلقین کی گئی، وہی اپنائی جائے اور حضور پُر نور ﷺ نے جس موقع پر جس انداز کو پسند فرمایا، وہاں وہی افضل ہے۔

اگر اللہ کو کارساز حقیقی نہ سمجھا جائے یا اس کے ساتھ یا اس کے سوا کسی اور کو (کارساز حقیقی) سمجھا جائے تو یقیناً شرک ہے، یاد رکھیں اس کے سوا کوئی مستعان حقیقی اور کارساز حقیقی نہیں مگر اس کے فضل سے دوسروں کو بھی مستعان (جس سے مدد لی جائے) اور کارساز کہا جاسکتا ہے۔ اگرچہ مستعان حقیقی اور کارساز حقیقی اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ جیسے اوپر کی حدیث عباد اللہ مستعان ہیں مگر حقیقی نہیں۔ اسی طرح عالم حقیقی، شہنشاہ حقیقی صرف اسی کی ذات ہے اگرچہ عالم اور شہنشاہ کا اطلاق دوسروں پر ہوتا ہے۔ اقبال فرماتے ہیں۔

ہاتھ ہے اللہ کا ، بندہ مؤمن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں ، کار کشا کار ساز

بندہ مؤمن کا ہاتھ غالب و کار آفریں، کارکشا اور کارساز کیوں ہے اس لئے اللہ کے ہاتھ کا مظہر ہے جیسا کہ بخاری شریف اور دوسری کتب حدیث میں بندہ مقرب کے سلسلے میں

وَیَدَہُ الَّتِی یَبْطِشُ بِہٖ

ترجمہ۔ اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔

جب بندہ مؤمن کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے یعنی اس کا مظہر ہے تو پھر بندہ مؤمن سے مدد مانگنا کیوں نہ جائز ہو۔ مانگنے والا مؤمن سے نہیں اللہ کے دست قدرت سے بلکہ اللہ ہی سے تو مدد مانگ رہا ہے۔ ہاں مشرکوں اور کافروں سے یہ مدد نہیں مانگی جاسکتی کیونکہ اُن کا اللہ کی ذات پر ایمان نہیں اور اگرچہ اُن کو اللہ ہی نے طاقت بخشی ہے مگر وہ باغی ومخالف ہونے کی بنا پر اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ اُن سے مدد اس لئے نہیں مانگی جاسکتی کہ وہ اللہ کے مستعان حقیقی ہونے کے قائل نہیں۔ اگر وہ مسلمان ہوتے تو اللہ کا بندہ ہونے کی بنا پر اُن کی امداد کو اللہ کی امداد ہی سمجھا جاسکتا تھا۔ دیکھئے ایک حدیث پاک

اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِکٍ (برکات الامداد بحوالہ احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بسند صحیح)

ترجمہ۔ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں مانگتے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ اس کے تحت فرماتے ہیں۔

اگر مسلمان سے بھی استعانت ناجائز ہوتی تو مشرک کی تخصیص کیوں فرمائی جاتی ولہذا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وشق نامی سے کہ دنیاوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے:

اَسلِم اَستَعِنُ بِكَ عَلٰى اَمَانَةِ المُسلِمِينَ ۔

ترجمہ۔ مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں نہ وہ مانتا تو فرماتے ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے"

اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ مسلمان خدا اور اس کی عنایات کا اقرار کرتا ہے اور خود کو ان کا محتاج سمجھتا ہے۔ لہذا اس سے مدد مانگنا اس کو قوت وکمال سے آراستہ کرنے والے اللہ سے مدد مانگنا ہے۔

اہل ایمان وعرفان سے حاجات اور خیر طلب کرنے کی ترغیب حضور پر نور ﷺ نے متعدد مقامات پر دی ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے سترہ حدیثیں اس مضمون کی اپنی کتاب مستطاب الامن والعلیٰ میں درج کی ہیں۔ صرف ایک روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

اُطلُبُوا الفَضلَ عِندَ الرُّحَمآءِ مِن اُمَّتِی تَعِیشُوا فِی اَکنَافِھِم فَاِنَّ فِیھِم رَحمَتِی (الامن والعلیٰ بحوالہ ابن حبان وغیرہ)

ترجمہ۔ میرے رحمدل امتیوں سے فضل مانگو ان کے دامن میں آرام سے رہو گے کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ حضور پر نور ﷺ میں رحمت خداوندی جلوہ گر ہے لہذا حضور ﷺ سے مانگنا اللہ ہی سے مانگنا ہے اور رحیم وکریم مسلمانوں میں حضور پر نور ﷺ کی رحمت جلوہ فرما ہے، لہٰذا ان سے مانگنا حضور ﷺ سے مانگنا ہے۔

صدقہ = نبی پاک ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

اگر کسی نے ایک لقمہ بھی صدقہ کیا تو وہ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

(بخاری شریف)

آہ! مولانا سعید احمد مجددی علیہ الرحمہ

یہ خبر نہایت ہی وحشت انگیز ہے کہ گذشتہ دنوں ملک کی ایک نامور دینی وعلمی شخصیت یعنی حضرت مولانا محمد سعید احمد مجددی (گوجرانوالہ) کا انتقال پُرملال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ ٥

حضرت مولانا مرحوم علمائے حق میں ایک بلند مقام پر فائز تھے۔

انہیں محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء سے سچا عشق تھا اور یہ عشق ان کے رگ وریشہ میں سما گیا تھا۔ وہ بلند پایہ محقق تھے اور انہیں امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کی اُردو میں شرح لکھنے کی سعادت بھی ملی، اگرچہ ابھی اس کی پہلی جلد ہی طبع ہوئی تھی (اور دوسری غالباً تیار ہے اور طباعت کی منتظر ہے۔ مولانا نہایت خلیق اور ملنسار تھے اور اپنے ملنے والوں کے دلوں پر حکومت کرتے تھے۔ حق یہ ہے کہ اُن کے انتقال سے جو کمی واقع ہوئی ہے، شاید مدتوں تک اس کی تلافی نہیں ہوسکے گی۔

ہماری دعا ہے اللہ کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اپنے اس بندہ صادق کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور جس طرح ان کی ذات منبع فیوض وبرکات تھی، اُن کا مرقد بھی مرجع خواص وعوام ہو۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔ (ادارہ)

ختم چہلم

22- ستمبر 2002ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا نماز ظہر مرکزی جامعہ مسجد نقشبندیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں ختم چہلم شریف کی محفل پاک منعقد ہوگی۔

درس قرآن

وما اُھِلَّ بہ کا راز

غلام مصطفیٰ مجددی ایم۔اے

اللہ کریم جل شانہ کا فرمان ہے

''اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مُردار، اور خون اور سُور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳)

اشارات

۞ اس آیت کریمہ کو بنیاد بنا کر بعض نام نہاد مفسرین میلاد شریف، گیارھویں شریف اور دیگر ختمات مبارکہ کیلئے رکھے گئے جانوروں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور انہیں **مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہ** کے حکم میں داخل سمجھتے ہیں۔ آیئے اس آیت کریمہ کی صحیح تفسیر مستند مفسرین کرام کے علم وفکر کی روشنی میں ملاحظہ کیجئے۔

۞ آیت کریمہ کا آغاز اِنّما سے ہوا، یہ حصر اضافی ہے، حصر حقیقی نہیں، یعنی جس پر زندگی میں غیر خدا کا نام پکارا گیا وہ حلال ہے۔ جیسے بحیرہ اور سائبہ جانور، گیارھویں شریف کا بکرا، میلاد شریف کی گائے کو اگر خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے۔ حرام وہی جانور ہے جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔

۞ امام المفسرین حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: ''**واما اُھِلَّ لغیر اللہ ما ذبح لغیر اسم اللہ عمدا الاصنام** یعنی **وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہ** کا معنی ہے جو اسم اللہ کے سوا بتوں کیلئے ذبح کیا جائے۔'' (تفسیر ابن عباس ص ۱۸)

۞ حضرت امام علی بن محمد خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''یعنی **ما ذکر علی ذبحہ غیر اسم اللہ وذالک ان العرب فی الجاھلیۃ کانوا یذکرون اسماء اصنامھم عند الذبح فحرم اللہ ذالک بھذا الایۃ** یعنی وہ جانور حرام ہے جس کے ذبح کرنے کے وقت غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور وہ ایسے ہے کہ اہل عرب دور جہالت میں جانور ذبح کرتے وقت اپنے بتوں کا نام لیتے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ساتھ اس جانور کو حرام کر دیا ہے۔ (تفسیر خازن جلد ۱ ص ۲۲۷)

۞ امام جعفر ابن جریر طبری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''یعنی جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا اور ذبح کے وقت اس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا''

(تفسیر ابن جریر جلد ۲ ص ۱۱۸)

۞ امام عبداللہ نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ''اُھل میں اہلال آواز کو بلند کرنا ہے، اہل جہالت ذبح کے وقت لات وعزیٰ کے نام لیا کرتے تھے۔

(مدارک پارہ ۲)

۞ حضرت امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے ''یعنی ذبح کرتے وقت غیر اللہ کیلئے آواز بلند کرنا'' (روح المعانی جلد ۲ ص ۴۲)

۞ حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے ''جو بتوں

کیلئے ذبح کیا گیا ہو، یہ مجاہد، ضحاک اور قتادہ کا قول ہے، ربیع بن انس اور ابن زید نے کہا یعنی جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا ہو اور یہ قول اولیٰ ہے، کیونکہ اس میں مطابقت لفظی زیادہ ہے" (تفسیر کبیر جلد۲ ص ۸۴) اور فرمایا "یعنی جو بتوں کا نام لے کر ذبح کیا گیا" (جلد۳ ص ۳۶۶)

۞ حضرت امام ابو محمد بغوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "یعنی جو بتوں اور طاغوتوں کیلئے ذبح ہوا اور اصل میں اہلال آواز بلند کرنا ہے، اور کفار کا معمول تھا کہ جب جانور ذبح کرتے تو اپنے معبودان باطلہ کی شان ظاہر کرنے کو انہی کے نام کے ساتھ ذبح کرتے تھے، (تفسیر معالم التنزیل جلد ا ص ۱۴۰) اور فرماتے ہیں "**وھو ما ذبح علی غیر اسم اللہ** یعنی وہ جانور جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا" (جلد۲ ص ۶)

۞ حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، **ای ذبح علی اسم غیرہ**، یعنی جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا،

(جلالین ص ۲۴)

۞ امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، **ای رفع الصوت لغیر اللہ عند ذبحہ کقولھم باسم الات والعزیٰ** یعنی جانور کو ذبح کرتے وقت غیر اللہ کے نام کی آواز بلند کرنا جیسے کافروں کا قول ہے، لات اور عزیٰ کے نام سے، (تفسیر روح البیان جلد۲ ص ۳۴۰)

۞ حضرت امام ثناء اللہ مظہری علیہ الرحمہ کا فرمان ہے، **ما ذکر عند ذبحہ اسم غیر اللہ**، یعنی جس کو ذبح کرتے ہوئے غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو، وہ جانور حرام ہے، (تفسیر مظہری جلد ا ص ۱۵۸)

۞ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آنچہ آواز بلند کردہ شود در ذبح بغیر خدا، آنچہ نام غیر خدا بوقت ذبح او یاد کردہ شود، (ترجمہ فارسی پارہ۲، ۶)، آپ مصفی شرح موطا میں بھی یہی فرماتے ہیں، **ذکر اسم غیر اللہ عند ذبحہ**، (جلد۲ ص ۷۳)

۞ حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے اور وہ جانور حرام ہے تم پر جو آواز اٹھاویں یعنی کہیں اس کو ذبح کرنے کے وقت نام سوائے خدا تعالیٰ کے" (موضح القرآن)

۞ مولوی وحید الزمان غیر مقلد فرماتے ہیں، **وما اُھل بہ لغیر اللہ** مخصوص حیوان کے ساتھ ہے، پھر اس میں اختلاف ہوا اور بعض حضرات نے کہا اس سے مراد ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام اس پر پکارنا ہے، پس اگر حیوان پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جیسے کہا جاتا ہے سیّد احمد کبیر کی گائے، شیخ صدرالدین کا مرغ **ثم ذُبح علی اسم اللہ فھو حلالٌ** پھر اس گائے یا مرغ کو اللہ کے نام پر ذبح کر دیا جائے تو وہ حلال ہے۔

(ہدیۃ المھدی ص ۳۹)

۞ ان کے علاوہ تفسیرات احمدیہ، تفسیر حسینی، تفسیر در منثور، مفردات راغب، تفسیر نیشاپوری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر لباب التاویل، وغیرہ میں بھی یہی معنی برحق تسلیم کیا گیا ہے۔

۞ اُمت محمدیہ کے ان نامور مفسرین کرام کے تراجم کی روشنی میں ثابت ہو جاتا ہے کہ گیارھویں شریف کا مرغ، میلاد شریف کی گائے اور ختمات طیبہ کیلئے رکھا جانے والا جانور، عقیقے کا بکرا، حلال ہے کیونکہ اُن کو ذبح کرتے ہوئے ہر مسلمان یہی کہتا ہے، بسم اللہ اللہ اکبر، لہٰذا اس کے حلال اور طیب ہونے میں کوئی شک نہیں، یہ جانور حرام اُس وقت ہوں گے جب ذبح کرتے وقت کہا جائے "**بسم الغوث الاعظم عبدالقادر**" وغیرہ جب ایسا کوئی مسلمان نہیں کہتا تو پھر حرمت کا فتویٰ دیتے وقت خدا کا خوف

رکھنا چاہیے۔

مولانا احمد جیون علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے،

"بے شک وہ گائے جسکی نذر اولیاء کیلئے مانی جائے جیسا کہ ہمارے زمانے میں رسم ہے، حلال اور طیب ہے،" (تفسیرات احمدیہ ص ۲۹)

مولانا عبدالحی لکھنوی صاحب بھی لکھتے ہیں، معلوم ہوا کہ جو گائے اولیاء کرام کی نذر مانی جائے جیسا کہ ہمارے زمانے میں رواج وہ حلال اور طیب ہے، کیونکہ اس پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام نہیں لیا جاتا، گو اُن کیلئے نذر کرتے ہوں، (فتاویٰ عبدالحی جلد ۳ ص ۱۰۵) ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ دراصل تقرب خدا مقصود اور اولیاء کرام کیلئے ایصال ثواب مقصود ہو تو بالکل حلال ہے، (ایضا) الحمد اللہ یہی اہل سنت وجماعت کا مقصد ہے گیارھویں شریف، میلاد شریف اور ختمات طیبہ کا نصب العین ایصال ثواب ہے غیر خدا کی عبادت نہیں۔

خوشخبری

بمقام جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں

دورہ تفسیر القرآن

آغاز = 27 ستمبر 2002ء بعد نماز ظہر

اختتام = 27 اکتوبر 2002ء دستار بندی بعد نماز عشاء

اوقات تدریس

صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے اور دوسری نشست ظہر تا عصر

زیر اہتمام

فیض ملت امام المفسرین شیخ الحدیث حضرت علامہ

محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب مدظلہ العالیہ

اختتام پر امتحان ہوگا اور طلباء کو اسناد جاری کی جائیں گی۔

دورہ شریف میں مکمل ترجمہ قرآن پاک مع تفسیر اور مذاہب باطلہ کے اعتراضات کے جوابات، علمی، عقلی، نقلی دلائل کے ساتھ نوٹ کروائے جائیں گے۔ شان الوہیت، شان رسالت، ومحبوبان خدا کے مقام کے تحفظ پر مقالہ جات تیار کرائے جائیں گے، فقہی مسائل بھی زیر بحث ہوں گے۔

درس حدیث

مسئلہ نذر و نیاز

غلام مصطفیٰ مجددی ایم۔اے

رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے

۞ ''نذر کی دو قسمیں ہیں، پس جو نذر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، اور اس کو پورا کرنا چاہیئے، اور جو نذر اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ہو تو وہ شیطان کیلئے ہے، اُس کو پورا نہیں کرنا چاہیئے اور نذر ماننے والا کفارہ ادا کرے گا جو قسم کا کفارہ ہے۔(نسائی)

۞ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی، تو آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرلو، عورت نے عرض کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ میں فلاں فلاں جگہ قربانی کروں گی، وہ جاہلیت کا مذبح ہے، آپ نے فرمایا بُت کے واسطے، کہا نہیں، فرمایا وثن کے واسطے، کہا نہیں، فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔(ابوداؤد)

۞ جب نبی اکرم ﷺ نماز عید الاضحیٰ سے لوٹے تو ایک مینڈھا لایا گیا، تو آپ نے اسکو ذبح کیا اور کہا'' **بسم الله، الله اكبر، اللهم هذا عني وعمن لم يضح من امتي** ،یعنی بسم اللہ اکبر، اے اللہ یہ میری طرف سے اور میری اُمت میں سے اُس کی طرف سے ہے، جس نے قربانی نہیں کی''(جامع ترمذی)

۞ (یہ بھی پڑھا کرتے تھے) اے اللہ اس کو محمد، آل محمد اور اُمت محمد کی طرف سے قبول فرما،(مسلم شریف)

اشارات

۞ ان احادیث مبارکہ سے نذر و نیاز کے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

۞ نذر و نیاز کی دو قسمیں، اللہ کی اطاعت میں اور اللہ کی معصیت میں،

۞ آپ خود اندازہ لگائیں کہ گیارھویں شریف، میلاد شریف اور ختمات طیبہ، بزرگان دین کے ایصال ثواب کا کھانا، ان محافل میں قرآن و حدیث کا پڑھنا اور درود شریف بھیجنا یہ سب معمولات اہل سنت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہیں یا نافرمانی میں؟ ان تمام اعمال کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور اُسکے پاک بندوں کو ثواب پہنچانا ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کو بتوں پر قیاس کرنا اور ان کے عقیدت مندوں کو مشرکوں سے تشبیہ دینا دین میں کتنا بڑا غلو ہے، کس قدر فتنے کا باعث ہے۔

۞ حدیث پاک میں اکثر آیا ہے کہ کسی نے کہا'' میں حضور کے کیلئے دف

اولیاء اللہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو چکے ہیں لہٰذا اُن کیلئے ایصال ثواب کرنا اور اُن کی یاد یں منانا، اُن کے مزارات پر عرس منعقد کرنا اور اُن کے فقراء کیلئے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جانور ذبح کرنا حرام نہیں، باعث نجات ہے

بجاؤں گی، میں حضور کیلئے بکری ذبح کروں گا۔ میں حضور کیلئے قربانی کروں گا، وغیرہ" کیا یہ سب نذریں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں شامل نہیں؟ کیا صحابہ کرام معصیت کا شکار تھے؟

۞ صحابہ کرام جانتے تھے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے تقرب وعبادت کیلئے ہو مگر اُس کا ایصال ثواب اہل اللہ کیلئے ہو تو وہ چیز حلال ہے۔

۞ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "یہ قربانی میری اور میری اُمت کی طرف سے ہے" گویا قربانی پر حضور اور اُمت کا نام آیا۔ ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا لہٰذا قربانی حلال ہوئی۔ بالکل اسی طرح گیارھویں شریف کی نذر میلاد شریف کی نیاز کیلئے منسوب جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کیا جائے تو وہ حلال کیوں نہیں؟

۞ اللہ تعالیٰ کے ولی نصب دوشن نہیں، یہ وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو چکے ہیں لہٰذا اُن کیلئے ایصال ثواب کرنا اور اُن کی یادیں منانا، اُن کے مزارات پر عرس منعقد کرنا اور اُن کے فقراء کیلئے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جانور ذبح کرنا حرام نہیں، باعث نجات ہے۔

۞ مسئلہ نذر ونیاز کو سمجھنے کیلئے اب ہم اپنوں اور بیگانوں کی چند عبارات پیش کرتے ہیں۔

۞ حضرت الشاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ نے فتاویٰ عزیزی میں لکھا ہے۔

"اگر نذر ماننے والا کہے یاالٰہی میں نے تیرے لیے نذر مانی کہ اگر تو میرے مریض کو شفا دے تو میں اُن فقراء کو کھانا کھلاؤں گا جو سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے آستانہ پر رہتے ہیں یا اُن کی مسجد کیلئے چٹائیاں اور وہاں

گیارھویں شریف کی نذر میلاد شریف کی نیاز کیلئے منسوب جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کیا جائے تو وہ حلال کیوں نہیں؟

روشنی کیلئے تیل خریدوں گا، یا اس شخص کو اتنے درہم دوں گا جو مسجد کی خدمت کرتا ہے۔ یا ایسا کوئی اور کام جس میں فقراء کا فائدہ ہو، یہ نذر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، شیخ کا ذکر تو اس لیے ہے کہ وہ نذر کا مال خرچ کرنے کا محل ہے۔ یہ نذر مستحقان نذر کیلئے جائز ہے"۔

"حضرت علی اور اُن کی اولاد کو تمام اُمت پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتی ہے، اور امور تکوینیہ کو اُن کے دامن سے وابستہ جانتی ہے، فاتحہ درود، صدقات، اور نذر ونیاز اُن کے نام کی تمام امت میں رائج ہے، اور معمول ہے اور جس طرح تمام اولیاء اللہ کے ساتھ معاملہ ہے"

(تحفہ اثنا عشریہ فارسی ص ۲۲۵)

۞ علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"اور اولیاء کرام کیلئے جو نذر مانی جاتی ہے اور اُسے مریض کے شفایاب ہونے اور غائب کے گھر آنے پر معلق کیا جاتا ہے تو وہ نذر مجازی ہے اس سے اولیاء اللہ کی قبور پر خادموں کیلئے صدقہ کرنا مراد ہوتا ہے" (حدیقہ ندیہ)

۞ حضرت علامہ رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

"وہ لفظ نذر اس جگہ اپنی شرعی معنی پر مستعمل نہیں کہ ایجاب غیر واجب ہے اور تقرب الی اللہ کے طریق سے عبادات مقصودہ کی جنس سے ہے بلکہ عرفی معنی پر ہے، اس لیے جو کچھ بزرگوں کے پاس لے جاتے ہیں اسکو نذر ونیاز کہتے ہیں" (نذر ونیاز بزرگان دین ص ۱)

۞ حضرت علامہ رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمہ کے نزدیک اولیاء کرام کو مصرف نذر سمجھنا، انہیں شفیع بنانا اور انہیں وسیلہ قرار دینا اور اس کیلئے مال خرچ

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے مولانا روم کی نیاز دلائی اور کہا خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ٦٨)

کرنا بالکل جائز ہے، یہ حنفی مذہب ہے۔ (ایضاً)

❁ نواب وحید الزمان غیر مقلد نے لکھا ہے۔

''اگر نذر اللہ تعالیٰ کیلئے ہو اور اس کا ثواب نبی پاک یا ولی کی روح یا مردوں میں سے کسی کی روح کو پہنچانا مقصود ہو تو وہ جائز ہے۔ اس زمانہ میں لوگ اسکو فاتحہ کہتے ہیں'' (ہدیۃ المھدی ص ۳۸)

''ہمارے زمانہ کے لوگوں میں رواج ہے کہ طعام پکاتے ہیں یا حلوہ مٹھائی بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اولیاء میں سے فلاں ولی اللہ اور انبیاء کرام کیلئے ہے پس اس کا نام نیاز، فاتحہ اور ہدیہ ہے، غیر اللہ کی نذر کا ارادہ نہیں کرتے بلکہ ان کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں، پس اس کا حلال ہونا راجح ہے''۔ (ایضاً ص ۴۰)

❁ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نذر اللہ، نیاز حسین، کہنا جائز ہے۔

❁ حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ حضور ﷺ کی نیاز پکاتے تھے،

(انفاس العارفین ص ۴۱)

❁ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے مولانا روم کی نیاز دلائی اور کہا خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ٦٨)

❁ ''حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے۔ اس زمانے میں لوگ انکار کرتے ہیں'' (ایضاً ص ۷۰)

☆ مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ فاتحہ، عرس اور اموات کی نذر و نیاز جیسے امور مرسومہ کی خوبی میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ (صراط مستقیم فارسی ۵۵)

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ ''جو اموات اولیاء کی نذر مانے تو اس کے اگر یہ معنی ہیں کہ اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچے تو صدقہ ہے، درست ہے (فتاویٰ رشیدیہ جلد ا ص ۱۴)

❁ اب مسلمانوں کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے کہ وہ اولیاء کرام کو نذر و نیاز اس نیت سے دلاتے ہیں، اُن کی عبادت نہیں کرتے، بلکہ اُن کو ثواب پہنچاتے ہیں، اور ان کے نام کا صدقہ دیتے ہیں۔ اللہ کریم عقل عطا فرمائے۔ آمین۔

نواب وحید الزمان غیر مقلد نے لکھا ہے۔

''اگر نذر اللہ تعالیٰ کیلئے ہو اور اس کا ثواب نبی پاک یا ولی کی روح یا مُردوں میں سے کسی کی روح کو پہنچانا مقصود ہو تو وہ جائز ہے۔ اس زمانہ میں لوگ اسکو فاتحہ کہتے ہیں''

(ہدیۃ المھدی ص ۳۸)

مرزا قادیانی کا دعوئے نبوت و رسالت

(تحریر مولانا محمد ضیاء اللہ القادری)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۲۳)

اسی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر لکھتا ہے کہ "خدا تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیاں کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔"
(دافع البلاء ص ۲۱)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ رُوحانیہ کا کمال ثابت کرنے کیلئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔"
(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "ہمارا نبی (محمد مصطفیٰ ﷺ) اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد (مرزا غلام احمد قادیانی) نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ اُمتی ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۴)

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنیوالے پر فتویٰ

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد نبی ماننے والا شرارتی اور گستاخ ہے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "ختم نبوت کا تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تقلید کرنا یہ شرارت ہے۔ نہ حدیث میں نہ قرآن میں تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جراءت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے۔ اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔" (ایام الصلح ص ۱۵۲ سطر ۹ تا ۱۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

مدعی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے:

حضور پُر نور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے متعلق مرزا قادیانی خود فتویٰ دیتے ہیں کہ میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (آسمانی فیصلہ ص ۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

پس مرزا قادیانی اپنی عبارات، تحریرات اور فتاویٰ ہی سے دائرہ اسلام سے خارج، کافر، شرارتی، گستاخ اور بیباک ثابت ہوا۔ ہم اہل سنت وجماعت بریلوی کا بھی یہی کفر کا فتویٰ ہے۔ اس لئے لاہوری اور قادیانی

حکام بالا کو بھی مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں ذرا بھر بھی تساہل اور سستی سے کام نہیں لینا چاہیے

مرزائیوں کو اہل سنت وجماعت سے نالاں اور ناراض نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ ان کو کافر اور غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔ بلکہ مرزائیوں کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ وہ ان کو غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے ایسے کافر، شرارتی، گستاخ اور بیباک کی عقیدت سے باز رکھتے ہیں اور مسلک حق اہل سنت وجماعت میں داخل ہونے کی تلقین کرتے ہیں۔

حکام بالا کو بھی مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں ذرا بھر بھی تساہل اور سستی سے کام نہیں لینا چاہیئے جبکہ علماء اہل سنت وجماعت مرزا قادیانی کی عبارات اور اس کے فتوؤں ہی سے ان کا کفر اور غیر مسلم ہونے کا ثبوت درج کر رہے ہیں۔

مرزائی حضرات! مندرجہ بالا درج کردہ مرزا قادیانی کی عبارات کو بغور دیکھیں کہ کس قدر جھوٹ اور فریب ہے کہیں لکھتا ہے کہ نبی اور رسول نہیں ہوسکتا۔ اور کہیں خود دعویٰ نبوت کر بیٹھتے۔ ٹھنڈے دل سے سوچئے۔ کیا یہ خصلت، عادت اور طریق کا ہوتا ہے یا کہ فریبی یا فراڈ آدمی کا۔

مرزا قادیانی کی کتابوں میں اس طرح کے جھوٹ، فریب اور مکاریوں کی تعداد ان گنت ہے۔ چند ایک مشتے از خروارے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ تعصب اور عناد کی عینک اُتار کر اور موت کو یاد رکھ کر غور وفکر کریں۔ کہ کیا ایسے شخص کی نیاز مندی نجات اور جنت ہے یا کہ رسوائی اور جہنم مول لینا ہے۔

مرزا قادیانی کی کتابوں سے عبارات میں تناقض

مسیح بن مریم کا دعویٰ کرنے والا سراسر مفتری اور کذاب ہے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگادے۔ وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۹۰ سطر ۸ تا ۱۰)

مرزا کا مسیح بن مریم ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی اپنی مشہور ومعروف کتاب ''کتاب الوحی'' میں الہامات درج کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے 'الحمد للہ الذی جعلک المسیح بن مریم اس کا ترجمہ بھی خود لکھتا ہے کہ ''اس خدا کی تعریف ہے۔ جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا'' اپنی الہامی کتاب ازالہ اوہام میں ہی مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اگر یہ (مرزا قادیانی) ابن مریم نہیں تو کون ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۶۶۰)

قارئین محترم! آپ نے ایک جھوٹے نبی اور مجدد کے کارنامے اور کلام میں کتنا تناقض دیکھا ہے۔ ایک کتاب کے ص ۱۹۰ پر لکھتا ہے کہ مجھے مسیح بن مریم کہنے والا سراسر مفتری کذاب ہے اور اُسی کتاب کے ص ۶۶۰ یعنی ۴۷۰ صفحات کے بعد خود ہی اپنے آپ کو مسیح بن مریم لکھتا ہے کیا یہ نبی کی شان ہے یا کہ ----؟

ہاں مرزا قادیانی کا فتویٰ بالکل درست ہے۔ ایسا طریق کار مفتری اور کذاب لوگوں کا ہوتا ہے اور مرزا قادیانی تو اپنی امت مرزائیہ کو اشارۃً بلکہ وضاحتاً یہ کہہ گیا ہے کہ میں نبی یا مجدد نہیں ہوں۔ میں تو سراسر مفتری اور کذاب ہوں۔ میری عقیدت سے باز آجاؤ ورنہ تم سب کو جہنم میں لے جاؤں گا۔

مفتری پر اللہ کی لعنت اور بارگاہ الٰہی کا راندہ ہوا ہے:

اب مفتری کے متعلق خود مرزا قادیانی کا فتویٰ پڑھ لیں اور مرزا کی حقیقت اور بارگاہ الٰہی میں جو مقام ہے۔ اس کا جائزہ کریں۔

لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔ اِسمَعْ وَلَدِیْ میرے بیٹے سن۔

(نصرۃ الحق ص ۱۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی مکارانہ چالوں میں سے ایک چال کا انکشاف مرزائی حضرات کے غور وفکر کیلئے درج کرتا ہوں، یہ سب چالیں مرزا قادیانی نے اپنی۔۔۔

مرزا قادیانی شریر اور مکار ہے:

کتابوں میں درج کی ہیں چنانچہ لکھتا ہے کہ "ایک شریر، مکار نے جس میں یسوع کی روح تھی۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)

اس میں مرزا قادیانی نے یسوع کی روح والے کو شریر اور مکار لکھا ہے جبکہ تحفہ قیصریہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ مجھ میں یسوع کی روح ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو۔ مجھے (اللہ تعالیٰ نے) یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا۔ اور تو اور وضع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی۔ (تحفہ قیصریہ ص ۱۵)

کیوں مرزائیو! آپ کا بزرگ اور مقتداء اپنے فتوے ہی سے شریر اور مکار ثابت ہوا کہ نہ؟ شریر اور مکار مقتداء ان ہی لوگوں کا مقتداء ہوتا ہے جو خود شریر اور مکار ہوں۔

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی!

الحمد للہ علی ذالک اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب منزہ عن کل عیوب محمد رسول اللہ ﷺ کے صدقہ سے ہم کو ایسے مکار اور شریر مقتداء سے بچا کر رکھا ہے۔ ہم اہل سنت وجماعت آپ سے ہمدردی کرتے ہوئے یہ عبارات درج کرتے ہیں۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

نبی پاک ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا!

مرزا قادیانی واضح الفاظ میں اپنی تصنیف شہادۃ القرآن میں ختم نبوت کا اقرار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "ہمارے سید ورسول ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت (ﷺ) کوئی نبی نہیں آسکتا۔

(شہادت القرآن ص ۲۸ سطر ۶، ۷)

ایک دوسری کتاب حمامۃ البشری میں لکھتا ہے کہ **كَيْفَ يَجِيئُ نَبِيٌّ بَعْدَ رَسُوْلِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ بَعْدَ وَفَاتِهٖ وَخَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النَّبِيِّيْنَ** ۔ یعنی ہمارے رسول اکرم ﷺ کے بعد کیسے کوئی نبی آسکتا ہے اور بے شک آپ کے انتقال کے بعد وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ نبوت ختم فرمادی ہے۔ (حمامۃ البشری ص ۷۶۔۷۷)

قارئین کرام! مرزا قادیانی اپنے ہی اس بیان کی صریحا مخالفت اپنی کتاب دافع البلاء میں ان الفاظ میں کی ہے۔

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۲۳)

دوستو! مرزائیوں پر حیرانگی ہے جو مرزا قادیانی کو نبی یا مجدد مان کر اپنی زندگی تباہ وبرباد کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی تو ایک سلیم العقل انسان بھی نہ تھا۔ وہ تو مخبوط الحواس تھا۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو میرے سے ڈراتے اور میرے مقابلہ سے باز کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

مرزا کے مخبوط الحواس ہونے کا ثبوت

مرزا قادیانی خدا کا باپ تھا: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام فرمایا۔ کہ تیرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ **كَانَ اللّٰهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ** جیسا کہ خدا خود آسمان سے اُتر آیا۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْكَ** تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (حقیقت الوحی ص ۷۴)

مرزا کا خدائی دعویٰ: مرزا قادیانی لکھتا ہے۔ **رَاَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰهِ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ هُوَ** میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ کتاب البریہ ص ۷۹ از مرزا قادیانی)

مرزا خدا کے نطفہ سے ہے: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا **اَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا** کہ تو میرے نطفہ سے ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳ انجام آتھم ص ۵۵ از مرزا قادیانی)

مرزا خدا کا بیٹا ہے: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔ **اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ** جس کا ترجمہ خود مرزا قادیانی اس طرح لکھتا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔ **اِسْمَعْ وَلَدِیْ** میرے بیٹے سن۔

(البشریٰ ج ۱ ص ۴۹ از مرزا قادیانی)

مرزا خدا کی بیوی ہے: مرزا قادیانی کا مرید صادق قاضی یار محمد قادیانی اپنے مرزا قادیانی کی ایک روایت لکھتا ہے کہ حضرت مسیح موجود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت میں آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت اظہار فرمایا۔ (اسلامی قربانی ص ۳۴ مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی)

مرزا کا حیض بند ہونا اور اُس کا حاملہ ہوجانا: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ میری کتاب اربعین نمبر ۴ ص ۱۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے کہ بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا۔ جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ (حیض اب) بچہ ہوگیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

استقرار حمل اور حمل کی مدت: مرزا قادیانی لکھتا ہے۔ کہ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور کئی ماہ بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب

سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ (کشتی نوح ص ۹۰، ص ۹۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا کو دردِ زہ: حاملہ ہونے اور مدت حمل پوری ہوجانے کے بعد مرزا کو دردِ زہ کا عارضہ بھی لاحق ہوا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے۔ کہ پھر مریم کو جو مراد اس عاجز (مرزا قادیانی) سے ہے، دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔

(کشتی نوح ص ۹۲)

مرزائی حضرات! خود ہی انصاف کرو، اور فیصلہ کرو کیا ایسے کلمات اور ایسی تحریریں اور الہامات نبی کے ہوتے ہیں یا کہ۔۔۔ کیا ایک عقل مند باشعور انسان ایسی باتیں کرتا یا لکھتا ہے؟ واہ مرزائیو! آپ اپنے مرزا صاحب کے متعلق کچھ بھی رائے تعین نہیں کر سکتے۔ اور نہ کر سکو گے۔ کہ وہ خدا کا باپ ہے۔ یا خدا ہے خدا کا بیٹا ہے یا خدا کی بیوی ہے۔ نبی ہے کہ کیا ہے۔ ہاں یہ کہہ دیا جائے تو حق بجانب ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا منکر اور خدا تعالیٰ کی صفات کا منکر کافر بے ایمان ہے۔ اور ایسی عبارات کہنے والا مخبوط الحواس مجنون اور یاوہ گو آدمی ہے، ذرا سوچو کہ جب وہ خدا کا باپ بن رہا ہے یا خدا بن رہا ہے تو بتاؤ اس کو نبی کس نے بنا کر بھیجا۔ آخر نبی یا رسول اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب وہ خود خدا کا باپ یا خدا ہونے کا دعوے کرتا ہے اور اس کو اس پر یقین بھی ہوگیا کہ میں خدا ہوں۔ پھر خود بخود اس کا دعویٰ نبوت باطل ہوگیا۔ جب وہ خدا کی بیوی اپنے آپ کو لکھ رہا ہے تو بتاؤ کیا کوئی عورت بھی نبوت لے کر آئی ہے۔ یا خدا تعالیٰ کسی عورت کو بھی نبوت دیتا ہے۔

خود ہی فیصلہ کرو۔ آپ کس مخبوط الحواس اور کم عقل اور یاوہ گو شخص کے معتقد اور نیازمند بنے ہوئے ہیں۔ آؤ توبہ کرو۔ اور پکے سچے اہل سنت و جماعت مسلمان بن جاؤ۔

ابھی مرزا قادیانی کا بہروپیا پن مزید ملاحظہ فرماؤ۔ یہ نبی نہیں بہروپیا ضرور ہے۔

مرزا اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ انی حمی الرحمٰن جس کا ترجمہ خود لکھتا ہے کہ میں خدا کا چراگاہ ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

مرزا کرشن اور آریوں کا بادشاہ ہے: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵)

مرزا برہمن اوتار ہے: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو میرے سے ڈراتے اور میرے مقابلہ سے باز کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۹۷)

مرزائی حضرات! آپ کے مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ میں آریوں کا بادشاہ ہوں۔ لیکن آریہ مذہب کے متعلق مرزا قادیانی کی رائے یہ ہے کہ "ان سے بدتر کوئی مذہب نہیں" (براہین احمدیہ ص ۶۱۴) لہٰذا ان کا بادشاہ (مرزا قادیانی) سب سے بدتر ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا" (کشتی نوح ص ۹۱)

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان'' لاتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نزول ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

مرزا مریم ہے: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ (کشتی نوح)

مرزا میں ولد میں ہے: مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں مریم ہوں اور یہ دعویٰ بھی ہے کہ میں عیسیٰ ہوں۔ یہ دعویٰ مدنظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کا ایک الہام لکھتا ہے۔ کہ جب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئے گا یعنی مرزا قادیانی سے مرزا قادیانی پیدا ہوگا۔ لہٰذا مرزا قادیانی میں ولد میں ہے۔

قارئین! یہ مخبوط الحواس کا کلام نہیں تو اور کیا ہے؟ اب بھی کوئی شک وشبہ رہ گیا ہے۔

مرزا مریم سے عیسیٰ بن گیا: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ'' مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا'' (کشتی نوح ص ۹۱)

مرزا پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے: مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔ **نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي مَاصَلوٰةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْش**۔ جس کا ترجمہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۴)

مرزا قرآن کی غلطیاں نکالنے کیلئے آیا ہے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ کریم بخش موحد اہل حدیث موضع لودھیانہ نے مجھے کہا کہ مجھے ایک بزرگ نے آپ کے متعلق کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی قرآن میں غلطیاں نکالے گا۔ (ازالہ اوہام ص ۷۰۸، ۷۰۹)

قرآن قادیان میں نازل ہوا ہے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ میں نے نظر ڈالی کہ جو کچھ ہوا فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت انا انزلنا من القادیان لکھی ہوئی موجود ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزائیو! وہ قرآن پیش کرو۔ جس پر آپ کے مرزا قادیانی نے صفحہ کے نصف قریب یہ آیت انا انزلنا قریبا من القادیان لکھی ہوئی پڑھی تھی۔ قرآن پیش نہ کر سکو تو اعلانیہ کہدو کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے جھوٹا ہے۔

مرزائی نبی پاک ﷺ کے صحابی ہیں:

مرزا قادیانی اپنے خطبہ الہامیہ میں واضح الفاظ میں لکھتا ہے کہ من داخل فی جماعتی دخل فی جماعتی سیدی خیر المرسلین۔ جو میری جماعت و (فرد مرزائیہ) میں داخل ہوا۔ گویا کہ نبی پاک خیر المرسلین ﷺ کے صحابہ میں داخل ہوگیا۔ (خطبہ الہامیہ ص ۵۸)

مرزا قادیانی اور محمد مصطفیٰ ﷺ ایک ہی ہیں:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ خدا نے آج سے چودہ برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰)

ایک دوسری کتاب میں مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

منم مسیح زماں منم کلیم خدا !

منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص۵)

ناظرین کرام: یہ ہیں مرزا قادیانی کی تعلیمات۔ انہی تعلیمات کے متعلق مرزا قادیانی واضح الفاظ میں لکھتا ہے کہ ''اگر مسلمان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں۔ (تریاق القلوب ص ۳۱۱) خود فیصلہ کریں کہ کیا ان تعلیمات سے انسان فرشتہ بن سکتا ہے۔ یہ شیطانی تعلیمات ہیں جسکی تصدیق مرزا قادیانی کی تحریر یہ فقیر پیش کرتا ہے ملاحظہ ہو۔ جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو وہ شخص ملہم یا مجتہد نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ اس کے بعد یہ بھی صراحتاً ہے کہ اس پر علماء اسلام صوفیائے کرام اولیائے عظام کا اتفاق ہے۔ کہ جو الہام رسول کریم ﷺ کے طریق کے خلاف ہو۔ وہ شیطانی القاء ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۱)

مرزا قادیاں بیت الخلاء ہے:

یہ بات عام مشہور ہے کہ مرزا قادیان بیت الخلاء میں مرے تھے۔ لیکن میں یہ بات بھی مرزا قادیانی کی کتاب سے ثابت کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی بنفس نفیس بیت الخلاء ہی تھا۔ اور بیت الخلاء میں آپ حضرات جانتے ہیں کہ تمام گھر والوں کا پاخانہ، پیشاب اور دیگر اقسام کی غلاظت ہوتے ہیں۔ اور اس سے بدبو کا اظہار ہوتا ہے جس سے پاگل اور احمق سے احمق انسان کو بھی نفرت ہے۔ مگر مرزائی ایسے ہیں کہ ان کو اسی بیت الخلاء (مرزا قادیانی) سے بہت اُنس ہے۔ اور اس کو چومتے چاٹتے ہیں۔ اس پر مر مٹنے کیلئے تیار ہیں۔ اب میں یہ ثبوت تحریر کرتا ہوں کہ مرزا قادیاں کیسے بیت الخلاء ہے۔

دُرِّ ثمین کا شعر: مرزا قادیانی کی مشہور کتاب دُرِّ ثمین میں اس کا شعر درج ہے کہ۔

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے

جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے۔

(دُرِّ ثمین ص ۲۲)

قارئین محترم! مرزا قادیانی فتویٰ دیتا ہے کہ جو بد زبان ہے وہ شخص بیت الخلاء ہے۔ اب مرزا قادیاں سے بڑھ کر بد زبان دنیا بھر میں کوئی لیڈر نہیں ہے۔ چند ایک ثبوت اس کی کتابوں سے پیش کرتا ہوں۔

مرزا قادیاں کو نہ ماننے والے کنجری کی اولاد ہیں:

تلک کتب ینظر الیھا کُلُ مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریة البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبھم فھم لا یقبلون.

ان میری کتب کو ہر مسلمان محبت بھری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ان کے معارف سے نفع حاصل کرتا ہے۔ اور مجھے قبول کرتا۔ مگر کنجریوں اور رنڈیوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے۔ وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۸)

مرزا کے مخالف جنگلی خنزیر اور ان کی عورتیں کتیاں ہیں:

ان العدا صاروا خنازیر الفلاء نساء ھم من دونھن الاکلب ۔ میری مخالفت کرنے والے جنگلی سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ (نجم الہدیٰ ص ۱۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

حکام بالا اور جملہ مسلمان محکوم مردوں، عورتوں، جوانوں اور

بوڑھوں کی غیرت کو چیلنج:

مرزا قادیانی کی مندجہ بالا بدزبانی دیکھئے نیز مرزا قادیانی نے یہ لکھتے ہوئے کل مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کیا ہے۔ خواہ وہ حاکم ہوں یا محکوم راعی ہوں یا رعایا، افسر ہوں یا مزدور جو بھی مرزا قادیانی کو نبی یا مجدد، بزرگ تسلیم نہیں کرتا۔ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مرزائیوں کے نزدیک وہ کنجری کی اولاد اور جنگلی خنزیر اور ان کی عورتیں اور مائیں، دادیاں، نانیاں، ہمشیرگان اور بیٹیاں سب کی سب کنجری کی اولاد ہونے کے علاوہ جنگل کی کتیاں ہیں۔

اے پاکستان کے رہنے والے مسلمانو! اب بھی اگر تم مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ڈگمگاؤ، مرزائیوں سے بائیکاٹ کرنے سے اعراض کرو۔ کیونکہ میرے آقا مولا دو عالم تاجدار کل کائنات کے مالک و مختار سید الابرار محمد ﷺ کا فرمان ہے۔ الحیا من الایمان۔ حیا ایمان سے ہے۔

حکام بالا کو اب مرزائیوں کے انتشار پسند ہونے میں کوئی شک وشبہ نہ ہونا چاہیئے جبکہ مرزا قادیاں کی عبارتیں اتنی اشتعال انگیز اور جذبات کو مجروح کرنے والی اور ملک بھر کے مسلمانوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے والی موجود ہیں۔

حکام بالا اور اہالیان پاکستان کی غیرت کو چیلنج

اب کون بے غیرت ہے جو مرزا اور مرزائیوں سے تعلقات ختم نہ کرے۔ اور وہ کتنا بے غیرت اور بے حیا اور ضمیر فروش بے ایمان ہوگا۔ جو مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دے۔ نیز اس کے کفر میں اب کیا شک ہے۔ جو مرزائی عورت سے بغیر اس کو مسلمان کئے نکاح کرے۔

قارئین حضرات! کیا مرزا قادیانی نے بدزبانی سے کام نہیں لیا۔

اور جو بدزبان ہے اس کے متعلق مرزا قادیانی کا یہ فتویٰ ہے۔

بد تر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

لہٰذا مرزا قادیانی اپنے فتویٰ ہی سے بیت الخلاء ثابت ہوا۔

مرزائی حضرات! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ کس کے معتقد ہو۔ مرزا قادیانی آدمی دا پتر ہی نہیں: مرزا قادیانی اپنی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین ص ۱۱۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

نشان دہی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں انسان کی وہ جگہ ہوں جس سے انسان نفرت اور عار محسوس کرتے ہیں۔ لہٰذا مرزا وہی تھے۔

مرزائیو! اب تو بچاؤ اپنے دماغ اور عقل کا علاج کراؤ۔

صادق ہوں اپنے قول پہ غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اب کون بے غیرت ہے جو مرزا اور مرزائیوں سے تعلقات ختم نہ کرے۔ اور وہ کتنا بے غیرت اور بے حیا اور ضمیر فروش بے ایمان ہوگا۔ جو مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دے۔ نیز اس کے کفر میں اب کیا شک ہے جو مرزائی عورت سے بغیر اس کو مسلمان کئے نکاح کرے۔

مجلۃ الحقیقہ کی سالگرہ پر سرپرست اعلیٰ کے قلم سے ایک حقیقت افروز تحریر

مجلۃ الحقیقہ کا آغاز سفر

حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی

دور حاضر میں اسلام کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، کسی بھی باخبر انسان سے پوشیدہ نہیں۔ خوب فرمایا ہے کہ کسی صاحب نظر نے **من کان باکیا فلیبك علی الاسلام** (یعنی جسے رونا ہو وہ دین حق کے بارے میں روئے) اسلام کے دشمن دنیا کے ہر براعظم بلکہ ساری دنیا میں باہم متحد ہیں اور ان کے اتحاد کی ساری بنیاد اسلام اور اہل اسلام کو (معاذ اللہ) صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی آرزو اور کوشش ہے۔ پھر انکی یہ سوچ چند روزہ نہیں بلکہ صدیوں سے وہ اپنے اسی پروگرام پر عمل پیرا ہیں (اگرچہ ان کا موجودہ اتحاد بہت پرانا نہیں، بلکہ ابھی کل تک وہ بہم دست و گریباں تھے) یعنی آج عیسائیت اور یہودیت کے علمبرداروں بلکہ شرک والحاد کے پرستاروں کی بھی پہلی آرزو یہ نہیں کہ عیسائیت پھلے پھولے یا مثلاً یہودیت کو فروغ حاصل ہو یا یہ کہ شرک والحاد بڑھے بلکہ ایک ہی تمنا ہے جس کی تکمیل کیلئے وہ بیتاب و سرگرم عمل ہیں اور وہ ہے دین اسلام اور امت مسلمہ کا قلع قمع کرنا۔ چند سال قبل پھر بھی صورت حال کچھ مختلف تھی مگر اب امریکہ کے واحد سپر پاور بن جانے کے بعد اس کی ساری توجہ اسی ایک نقطے پر مرکوز ہے۔ اقوام متحدہ اس کی کنیز بن چکی ہے اور آئی ایم ایف جیسے ادارے اس کے لے پالک۔ بظاہر کوئی اس کے آگے دم نہیں مار سکتا اور وہ خونخوار بھیڑیا۔ گویا مسلمانوں کے خون ہی کا پیاسا نظر آتا ہے۔ یقین کیجئے دنیا میں جہاں کہیں اہل اسلام کا قتل عام ہو رہا ہے۔ امریکہ اور اس کے حواریوں کی شہ پر ہی ہو رہا ہے۔ بوسنیا، چیچنیا اور کشمیر جنت نظیر میں جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے۔ امریکہ کے اشارہ ابرو کی برکت ہے۔

ایک طرف یہ صورت حال ہے۔ تو دوسری طرف اہل حرم کی بے حسی، بے خبری اور بے دلی اور بھی تکلیف دہ ہے۔ یہ دشمنوں کے عزائم سے واقف ہیں اور نہ ان کی گہری سازشوں سے۔ دشمن کی یلغار اہل ایمان کے عقائد و اعمال، شعار دینی، تہذیب و تمدن سب کو اپنی لپیٹ میں لینا چاہتی ہے مگر اپنا حال یہ ہے کہ سخت ترین شکنجوں میں پھنسنے کے باوجود خود کو آزاد سمجھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ ناچ رہے ہیں، کود رہے ہیں، خزاں میں جشن بہاراں منا رہے ہیں اور بدترین دشمنوں کو بہترین دوست خیال کر کے اپنے فیصلے پر داد طلب بھی ہیں۔ ذرا

ایک "لشکر" کی دعوت و تبلیغ کے چند سالوں کے جارحانہ انداز دیکھ لیجئے
اسلام کا کونسا قابل فخر مبلغ ہے جو ان کی تیغ قلم سے محفوظ رہا ہے۔

سوچئے وہ صورت حال کتنی عجیب، نازک اور تباہ کن ہوگی جب گھر کی حفاظت کیلئے سب سے بڑے دشمن کو گھر میں بلالیا جائے۔

کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ جی ایسا ہورہا ہے۔ دیار حبیب ﷺ جس سے ساری دنیا میں ایمان وعرفان کی روشنی پھیلی تھی۔ آج اس کی حفاظت کیلئے پورے عالم اسلام میں کوئی "لشکر" قابل اعتماد نہیں رہا۔ اس کی نگہداشت کیلئے چچا سام کا احسان اٹھایا جارہا ہے۔

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے بیٹے سے دوا لیتے ہیں

وہ امریکہ جو ہر کہیں (معاذ اللہ) اسلام ہی کو تہ وبالا کرنے کے درپے ہے اور ملت اسلامیہ کی ذرا سی فلاح وبہبود کو بھی برداشت نہیں کر سکتا جو پاکستان کا غمخوار بن کر اسے ہمیشہ نقصان پہنچاتا رہا اور جسے کرگل پر اسلام کا جھنڈا لہرانا ہضم نہ ہوسکا۔ اسی یہود نواز بلکہ یہود پرست کو حرمین کا پاسبان سمجھا جارہا ہے۔ اور اس حد تک سمجھا جارہا ہے کہ عقل اس طرز فکر پر دنگ ہے امریکہ مسلمان حکمرانوں پر مسلط ہوکر انکے ملکوں پر مسلط ہوتا ہے اور پھر معاذ اللہ اسلام کی تباہی کیلئے نہایت باریک منافقانہ جال بچھاتا ہے، مگر سعودی عرب کے حکمرانوں پر زیادہ ہی مسلط ہے کیونکہ انکا یہی واحد سہارا ہے۔ اسی امریکہ کے اشارہ پر فحاشی پھیلا کر حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنے کیلئے جو کچھ کیا جارہا ہے۔ اس پر دل خون کے آنسو روتا ہے مگر کی خفتہ در بطحا۔

سوچئے وہ صورت حال کتنی عجیب، نازک اور تباہ کن ہوگی جب گھر کی حفاظت کیلئے سب سے بڑے دشمن کو گھر میں بلالیا جائے!

اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کیلئے اپنے وطن عزیز میں کئی جہادی تنظیمیں میدان میں آچکی ہیں اور ایک عرصے سے ان کا بہت شور وغل ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ وہ کشمیر میں تلوار سے جہاد کرنے کی سعادت حاصل کررہی ہیں۔ اگر یہ دعویٰ سچا ہے تو فی الواقع بہت بڑی سعادت ہے۔ یقیناً "جہاد" ہی ہمارے مسائل کا حل ہے اور قوم اگر ذوق جہاد سے آشنا ہوجائے تو اسی کا نام بیداری قلب ہے۔ ہم ایسے دعوے سن کر خوش بھی ہوتے ہیں مگر اس بات پر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ان جہادی تنظیموں کے ترجمان جرائد جو پاکستان میں وسیع پیمانے پر پھیلائے جاتے رہے ہیں عموماً فرقہ وارانہ ذہنیت کے علمبردار ہیں اور نئی نسل کو اپنی ملی وروحانی ورثہ سے دور لئے جارہے ہیں۔ اس دور میں جس کا مختصر سا نقشہ اوپر آ گیا ہے۔ دشمنوں کی سازشوں اور مختلف ہتھکنڈوں کا مقابلہ کرنے کیلئے سب سے بڑی ضرورت اتحاد ملت ہے، مگر یہ مجاہدین قوم کو پارہ پارہ کرنے کیلئے اتنے بیقرار اور ان کی زبان اتنی انفاق انگیز ہے کہ انسان حیران ہوکر پوچھنے لگتا ہے۔ ان کا جہاد کس کے خلاف ہے۔ اگر یہ واقعی کشمیر میں کشتوں کے پشتے لگارہے ہیں تو اپنی ملت کا شیرازہ بکھیرنے پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔ ان کے دعوے کے مطابق ان کا جہاد بالسیف (تلواری جہاد) کافروں کے خلاف ہے۔ تو ان کی تحریروں کے مطابق ان کا جہاد باللسان (یعنی زبان کا جہاد) بزرگان اسلام کے خلاف ہے۔

ایک "لشکر" کی دعوت وتبلیغ کے چند سالوں کے جارحانہ انداز دیکھ لیجئے اسلام کا کونسا قابل فخر مبلغ ہے جو ان کی تیغ قلم سے محفوظ رہا ہے۔

حضور غوث اعظم، حضرت داتا گنج بخش، حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت مولانا روم جیسی مقدس ومعتبر اور عظیم وجلیل شخصیات جن پر اسلام، انسانیت، جہاد اور مہرومروت کو ناز ہے بھی ان کے حملوں سے محفوظ نہیں رہے تو دوسروں کی کیا گنجائش نکل سکتی تھی۔ اب تک ایک گروہ انہیں غوث اعظم، داتا گنج بخش اور غریب نواز نہیں کہتا تھا۔ تاہم انہیں حضرت شیخ عبدالقادر، علی ہجویری اور حضرت معین الدین کہہ کر رحمۃ اللہ علیہ بھی کہتے اور ان کی ولایت کا اقرار بھی کرتے تھے مگر دور انحطاط کے ان کشمیری مجاہدوں نے انہیں اسی طرح ۔۔۔ سمجھا جس طرح اسی (۸۰) فیصد فرزندان اسلام کو کافر ومشرک سمجھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ جعلی اور خلاف شرع پیروں کے خلاف اور بعض آستانوں پر جاہل لوگ خلاف شرع حرکات کرتے ہیں۔ ان کے خلاف صف آراء ہوتے تو ہم بھی ان کا ساتھ دیتے مگر افسوس انہوں نے اللہ کے ان پاک بندوں پر ناپاک حملے شروع کر دیئے جو اپنے اپنے دور میں ملت اسلامیہ بلکہ انسانیت کے عظیم ترین محسن اور حبیب کریم ﷺ کے سچے وارث تھے۔ انہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اکابر اسلام کو قرآن وسنت کی سمجھ کے سلسلے میں اپنا معیار بناتے اور اپنی انانیت ونفسانیت کا ان کے اخلاص کی روشنی میں جائزہ لیتے۔ مگر برا ہو غرور وتکبر کا جس نے انہیں ہمچو ما دیگرے نیست کے زعم میں گرفتار کر دیا اور اب یہ خود ہی پوری ملت اسلامیہ کیلئے معیار بن گئے ہیں۔ سلف صالحین، ائمہ کرام، اولیائے کرام، عظام علیہم الرضوان سے انہیں خدا واسطے کا بیر ہے، ان کی تحقیقات کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں، وہاں وقعت ہے تو اس خیال کی، اس وہم کی، اس ڈھکوسلے کی، جو ان کے نہاں خانہ دماغ میں پرورش پائے۔ ساری اُمت کے اکابر واصاغر ایک طرف اور چھوٹا سا گروہ ایک طرف۔ انہیں اصرار ہے کہ ساری اُمت مشرک ہے۔ سوا اُنکے چند ہم خیال کُند ذہنوں کے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا سچا نبی، الصادق، اور الامین نبی ﷺ ہمیں صاف صاف فرما چکا ہے۔ میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں (**لا تجتمع امتی علی الضلالۃ**) مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ مشرک ہو جاؤ گے (**واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا**) ہمارا رحمۃ للعالمین آقا ﷺ ہمیں حکم دے چکا کہ **اتبعوا السواد الاعظم** (یعنی بڑے گروہ کی اتباع کرو) (ابن ماجہ)

> **جو میرے کسی بھی ولی کا دشمن ہوا، سو میں نے بیشک اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ (بخاری شریف)**

اس میں کوئی شک نہیں یہ چھوٹا سا گروہ منظم ہے مگر ان کے منظم ہونے کا اسلام کو کیا فائدہ؟ ہاں فائدہ تو اس صورت میں ہوتا جب یہ بڑے گروہ میں شامل ہو کر ساری امت کو یا کم از کم سواد اعظم کو منظم ومتحد کرنے کی کوشش کرتے۔ امت کا اکثر حصہ بھی منظم ومتحد ہو جاتا تو کفر وشرک کے فرزندوں کو اسلام کے خلاف مکروہ سازشوں کی جراءت نہ ہوتی۔

دیانتداری سے سوچئے مبلغین دین حق کے خلاف پروپیگنڈا کرنے سے دین حق کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں جن لوگوں کے دم قدم سے لاکھوں ہزاروں لوگ شرک وکفر سے پاک ہو گئے ان کے خلاف ہرزہ سرائی اسلامی کاز کو کمزور کرنے کے مترادف نہیں تو کیا ہے۔ ہم اگر اس قسم کے مجاہدوں کے خلاف جو سراپا انتشار ہیں کوئی بات کرتے ہیں تو الزام لگتا ہے۔ کہ یہ جہاد کے خلاف ہیں۔ حالانکہ ہم جہاد کے منکرین پر لعنت بھیجتے ہیں اور اسلام کے دفاع وبقا کیلئے جہاد کو ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمارے ہی بزرگ تھے جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی لڑی تھی اور ہمارے ہی پیشوا تھے جو تحریک پاکستان اور تحریک آزادی کشمیر میں پیش پیش رہے ہیں۔ لیکن اگر ان

اہل حدیث کہلوا کر بھی احادیث کا نہایت قلیل سا حصہ انہیں تسلیم ہے۔ باقی سب سے انکار۔

جیالوں کے معیار کے مطابق کوئی شخص کسی مجاہد کے غلط رویئے پر تنقید کرکے ان کے نزدیک دشمن جہاد ہے تو اسلام کے جفاکش، بلند نظر، پیکر اخلاص، مبلغین کے خلاف بولنے والا کیوں نہ دشمن اسلام سمجھا جائے۔ بالخصوص وہ شخص جو اس وعید ربانی کا مستحق ہے کہ

"من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب"

ترجمہ۔ جو میرے کسی بھی ولی کا دشمن ہوا، سو میں نے بیشک اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ (بخاری شریف)

شاید کسی کے ذہن میں یہ وہم پیدا ہو کہ ان جیالوں کا رخ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کی طرف ہے۔ ان کا جہاد قلم وزبان انہیں اللہ والوں سے ہے۔ خدا اور رسول ﷺ سے نہیں۔ مگر اوپر کی حدیث شریف پر غور کر لیجئے۔ ان کی جنگ خدا سے ہے۔ اگر مزید اطمینان کی ضرورت ہو تو ان کے عقیدہ توحید کی تفصیلات سامنے رکھئے۔ قرآن پاک کی آیات متشابہات سے یہ عقیدہ لیتے ہیں اور خداوند کریم جل مجدہ جو زمان ومکان تک سے پاک ہے۔ اسے مجسم مانتے ہیں سچ ہے جس کے خلاف خدا اعلان جنگ کرے اس کی عقل کیوں کر ٹھکانے رہ سکتی ہے۔ خدا کو منظور ہوا تو آئندہ کسی وقت تفصیل سے اس موضوع پر روشنی ڈالی جائے گی کہ مسلمانوں کے خدا اور مسلمانوں کو مشرک کہنے والوں کے خدا کی صفات میں کتنا فرق ہے۔ اگر ان کے قرآنی ترجموں سے ان کی "توحید" کا سراغ لگایا جائے تو "معاذ اللہ" جو جو عیب انہوں نے رب کریم کی ذات پاک کیلئے گھڑے ہیں۔ ان جیالوں کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے وہی کافی ہیں۔ خدا اور قرآن حکیم ہی کے بارے میں نہیں حضور ﷺ کی حدیث پاک کے بارے میں بھی ان کا رویہ خاصا معاندانہ و باغیانہ ہے۔ جو حدیث ان کے مزاج کے مطابق نہیں ہوتی۔ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ حضور ﷺ کے فضائل کی کوئی حدیث ان کے سامنے پڑھ دیجئے فوراً کہہ دیں گے۔ "یہ ضعیف ہے" حالانکہ یہ نہیں جانتے کہ صحیح وضعیف کہنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ حضور پرنور ﷺ نے ایسا فرمایا نہیں بلکہ مراد یہ ہوتی ہے کہ حدیث کے راوی زیادہ ہیں تو صحیح اور کم ہیں تو ضعیف۔ ارشاد تو بہر حال حضور پرنور ﷺ کا ہے لہذا اس کے انکار کا وبال بھی کم نہیں۔ روزمرہ زندگی میں آپ دیکھتے ہیں باپ اپنے بیٹے کے پاس کسی قاصد کے ذریعے پیغام بھیجے تو خوش اطوار و مؤدب بیٹا اسے قبول کرے گا یا یہ خیال کرے کہ ایک ہی راوی ہے۔ اسے پس پشت ڈال دے گا۔ اگر قاصد نے دانستہ یا نادانستہ غلط پیغام دیا اور بیٹا اس پہ عمل کرلے تو کیا باپ کی نظر میں وہ معذور ہوگا یا نہیں۔ اسی لئے محدثین کرام نے ضعیف حدیث کی اہمیت کا انکار نہیں کیا۔ (کیونکہ حدیث تو حضور پرنور ﷺ کا ارشاد ہے، وہ تو یقیناً قوی ہے، ضعیف ہے تو اس کی سند۔ ہمارے ان "مہربانوں" کا رویہ یہ ہے کہ ایسی احادیث مبارکہ جو ان کے بخلاف طبع ہیں، ضعیف کہتے ہیں اور ضعیف انکے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ یعنی اہل حدیث کہلوا کر بھی احادیث کا نہایت قلیل سا حصہ انہیں تسلیم ہے۔ باقی سب سے انکار

آپ حضور ﷺ
کے فضائل کی کوئی حدیث
ان کے سامنے پڑھ دیجئے
فوراً کہہ دیں گے۔
"یہ ضعیف ہے"

دیانتداری سے سوچئے، مبلغین دین حق کے خلاف پروپیگنڈا کرنے سے دین حق کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔

مختصر یہ کہ جس دور میں ملت میں اتحاد و اتفاق کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور اسلام کی بقاو استحکام کا اس پر بہت زیادہ انحصار ہے بڑی بے رحمی اور دریدہ دہنی سے انتشار پھیلایا جارہا ہے۔ اور انتشار پھیلانے والوں کا نشانہ پاکان امت ہی نہیں، والی امت ﷺ بھی ہے ضرورت ہے جو اسلام چودہ سو سال پہلے متعارف ہوا تھا اس کی حفاظت کی جائے اور اس نئے "اسلام" کی جو ڈیڑھ دو صدیوں سے میدان میں آیا ہے حقیقت واضح کی جائے۔ اگرچہ علمائے اہلسنت نے اس معرکہ حق و باطل میں بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہیں تاہم اب ضرورت ہے کہ نئے سرے سے ایک ایک دلیل اور غلط فہمی کا پوسٹ مارٹم کیا جائے۔ مجلہ "الحقیقہ" کی اشاعت کا یہی پس منظر اور سبب ہے۔

"ہاں ہاں ہمیں اپنی بے سروسامانی اور راستے کی دشواریوں کا پورا احساس ہے مگر خدا، رسول خدا اور دیگر بندگان خدا ﷺ کی گستاخیاں بھی برداشت نہیں ہوتیں۔ لہٰذا عقل مصلحت میں نہیں، عشق خیبر شکن کو اپنا قافلہ سالار بنا کر ہم نے بھی جادہ پیمائی شروع کر دی ہے، بالیقین ہم بے سروسامان ہیں۔ مگر ہمارا اللہ قادر مطلق ہے (جل جلالہ) ہمارا نبی رحمۃ للعلمین ہے (ﷺ) ہمارے سروں پر غوث اعظم، داتا گنج بخش، خواجہ غریب نواز، سیدنا مجدد الف ثانی، حضور شاہ لاثانی اور سرکار نقش لاثانی علیہم الرضوان کا دامان کرم ہے۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (المائدہ)

ترجمہ۔ تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے! کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

ہم ان سب مددگاروں کی مدد کے محتاج ہیں اور اطمینان ہے کہ یہ مدد ضرور شامل ہوگی۔

مختصر یہ کہ اسلام خارجی اور داخلی دشمنوں میں بری طرح گھرا ہوا ہے۔ خارجی دشمن اس کا نام تک برداشت نہیں کر رہے اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز کو (معاذ اللہ) مٹا دینا چاہتے ہیں۔ وہ اس کے عقائد، اس کے شعائر اور تہذیب و تمدن تک کو برداشت نہیں کرتے۔ داخلی دشمن اسلام کا چہرہ اور خدوخال مسخ کر کے اپنے وہم و گمان کو اسلام کا نام دے رہے ہیں اور اسی اپنے نوزائیدہ مذہب کی آڑ میں اختلاف رکھنے والے مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دے رہے ہیں۔ ہر مخلص مسلمان کو چاہئے کہ اس صورت حال کو اچھی طرح سمجھ کر اللہ کے نازل کردہ اور حضور ﷺ کے بخشے ہوئے اسلام کی حفاظت کیلئے جو تدبیر کر سکتا ہے کرے۔ موجودہ کتابچہ الحقیقہ کا یہی مقصد ہے یہ اسلام کی اصل حقیقت کو منظر عام پر لاتا رہے گا اور حتی المقدور داخلی و خارجی دشمنوں سے اسے محفوظ رکھنے کیلئے وقف رہے گا۔

ہر مخلص مسلمان کو چاہئے کہ اس صورت حال کو اچھی طرح سمجھ کر اللہ کے نازل کردہ اور حضور ﷺ کے بخشے ہوئے اسلام کی حفاظت کیلئے جو تدبیر کر سکتا ہے کرے۔ موجودہ کتابچہ الحقیقہ کا یہی مقصد ہے

''میں بیت اللہ ہوں''۔

''میں مدینۃ العلم ہوں''۔

''میں میکائیل ہوں''۔

''میں معجون مرکب ہوں''۔

اب ذرا آپ غور کریں کہ زندگی کے اتنے گوشوں میں پھیلے اور بکھرے ہوئے مرزا قادیانی سے کتنے لوگ وابستہ ہوئے ہیں، مثلاً سور مار سے کسان، سپہ سالار سے فوجی، چابک سے کوچوان، موتی سے جوہری، برطانوی مورچہ سے انگریز، مدینۃ العلم سے طلباء وغیرہ وغیرہ۔ اور شاید مرزا قادیانی نے ''معجون مرکب'' ہونے کا دعویٰ اس لیے داغا کہ اگر کسی سے باقی تمام دعوؤں سے کوئی رابطہ یا تعلق نہ بنے تو ماسٹر دعویٰ ''معجون مرکب'' تو سب سے زبردستی تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ مرزا قادیانی کی مثال اس شکاری کی سی ہے جو کسی خوبصورت مرغابی کو نیلگوں فضاؤں میں اڑتے دیکھتا ہے تو اسے شکار کرنے کیلئے صرف ایک چھرا نہیں مارتا بلکہ اپنے شکار کو یقینی بنانے کیلئے پورا کارتوس اس پر فائر کرتا ہے۔ کارتوس پھٹتا ہے اور چھرے فضا میں بکھر جاتے ہیں۔ باقی چھرے تو ضائع ہو جاتے ہیں لیکن ایک یا دو چھرے مرغابی کو لگتے ہیں۔ مرغابی پھڑ پھڑاتی ہوئی زمین پر آ جاتی ہے اور اگلے ہی لمحے شکار کا خنجر اس کی گردن پر چل رہا ہوتا ہے۔ اس طرح مرزا قادیانی بھی لوگوں کے ایمانوں کا شکار کرنے کیلئے اپنی ارتدادی بندوق میں ایک دعویٰ رکھ کر فائر نہیں کرتا تھا بلکہ سینکڑوں دعوؤں کا کارتوس چلاتا تھا۔ مرزا قادیانی کی ابلیسی انگلی ہلتی اور ارتدادی کارتوس ایک شیطانی قہقہے کی طرح پھٹتا اور اس کے ایمان شکن چھرے اپنے ہدف کی طرف لپک رہے ہوتے اور پھر کسی نہ کسی زہریلے دعوے کے چھرے سے کسی کا ایمان دم توڑ رہا ہوتا۔ مرزا قادیانی کے ان شیطانی دعوؤں کی کہانی ۱۹۰۸ء سے پہلے کی ہے، کیونکہ جعلسازوں کا یہ سربراہ اور نوسربازوں کا یہ امام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے جھوٹے دعوؤں کی گٹھڑی سر پر اٹھا کر جہنم پہنچ گیا۔ اب ذہن میں سوال اٹھتا ہے کہ اگر مرزا قادیانی آج کے دور میں ہوتا! تو اس کے دعوؤں کی نوعیت کیا ہوتی؟ اپنے دعوؤں کی دکان کس طرح سجاتا؟ اپنی ارتدادی تبلیغ پر کس طرح روانہ ہوتا؟ لوگوں سے کس طرح ملتا اور ان کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کیلئے کون کون سے حربے استعمال کرتا؟ ۱۹۰۸ء سے آج تک زمانے نے سینکڑوں مسافتیں طے کی ہیں۔ سائنس نے انسانی دنیا اور انسانی زندگی میں ایک حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا ہے۔ جہاں کل مٹی کے دیے ٹمٹماتے تھے، آج وہاں مرکری بلب ماحول کو بقعہ نور بنا رہے ہیں۔ دریاؤں کو ناقابل تسخیر سمجھنے والا انسان آج تحقیق کے نشتر سے سمندروں کے دل چیر رہا ہے۔ پرندوں کو ہوا میں اڑتا دیکھ کر حیران ہونے والا انسان آج خود ہواؤں میں محو پرواز ہے۔

> **لیکن موجودہ دور میں مرزا قادیانی کا دعوؤں کا کاروبار ٹھپ ہو جاتا۔ ہر دعویٰ تھپڑ کا روپ دھار کے تڑاخ سے اس کے منہ پر واپس آتا۔ لوگ مرزا قادیانی کو بری طرح گھیر لیتے۔ ہر دعوے کا ثبوت مانگتے، ہر دعوے کی عملی صورت کی تصدیق چاہتے۔**

تلواروں اور لاٹھیوں سے لڑنے والا انسان آج ایٹم بم سے مسلح ہے۔ چھکڑوں میں سفر کرنے والا آج چاند پر قدم رکھ چکا ہے اور مریخ پر کمند ڈالنے کا عزم اپنے سینے میں لیے بیٹھا ہے۔ آج تہذیب وتمدن نے ایک نئی کروٹ لے لی ہے۔ رسم ورواج نے ایک نئی دنیا بسالی ہے۔ رہن سہن کے ماڈرن انداز ہیں۔ نت نئے ڈیزائنوں کے لباس ہیں۔ جدید طرز تعمیر کے مکانات اور بنگلے ہیں۔ جدید مواصلاتی نظام ہے۔ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور دفاتر کی ایک بہار ہے، غرضیکہ انسانی زندگی میں ایک تغیر اور انقلاب آچکا ہے، لہٰذا اگر مرزا قادیانی آج کے دور میں وارد ہوتا تو وہ نئے زمانے کے سانچوں میں ڈھل کے آتا۔ دجل وفریب کے جدید ہتھیاروں سے لیس ہوتا۔ جین کی پینٹ پہنتا۔ پینٹ پر بیلٹ سجاتا۔ رم جھم کی قمیص پہنتا۔ آکسفورڈ کی ٹائی لگاتا۔ امریکن سٹائل کا کوٹ پہنتا۔ کوٹ کی جیب میں لال رومال لگاتا۔ رے بین کی عینک آنکھوں پہ بہار دکھاتی اور راڈو کی گھڑی کلائی پر چمکتی نظر آتی۔ پاؤں میں ''انگلش شوز'' کا جوتا ہوتا۔ لباس سے چارلی پرفیوم خوشبوئیں بکھیر رہا ہوتا۔ منہ سے گولڈ لیف کا سگریٹ دھواں چھوڑ رہا ہوتا۔ ہاتھ کی انگلی میں ڈائمنڈ کی انگوٹھی چمک رہی ہوتی۔ گلے میں سونے کا لاکٹ لٹک رہا ہوتا اور ہاتھ میں دعووں سے بھرا ہوا بریف کیس پکڑا ہوتا اور یوں ''کوجیک'' اور ''سکس ملین ڈالر مین'' اسے دیکھ دیکھ کر شرماتے! لیکن یہ ساری تیاری تو صرف جدید تہذیب کے دلدادہ لوگوں کیلئے ہوتی۔ مرزا قادیانی کو تو پرانی وضع اور پرانی بودوباش رکھنے والے لوگوں کے پاس بھی جانا ہے، اس لیے وہ نئی اور پرانی تہذیب اشتراک سے اپنا لباس سیٹ کرتا اور اپنے دعویٰ کے عین مطابق ''معجون مرکب'' بن جاتا اور وہ ''معجون مرکب'' کچھ یوں ہوتی یا اگر ایک ٹانگ میں جین کی پینٹ پہنتا تو دوسری میں گھیرے دار شلوار۔ اگر ایک پاؤں میں ''انگلش شوز'' کا جوتا تو دوسرے میں چوہدری شوز کا کھسہ۔ اگر ٹیڑھی آنکھوں پر رے بین کی عینک لگاتا تو سر پر پگڑی باندھتا۔ اگر گلے میں ٹائی لگاتا تو کانوں میں ''مندراں'' بھی ڈالتا اور بریف کیس میں دھوتی بھی رکھتا۔ پھر گلی گلی، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، پیدل اور جوگنگ کرتے ہوئے اپنی شیطانی تبلیغ میں جت جاتا۔ موجودہ دور میں دجال قادیان کی باتیں، گھاتیں، وارداتیں اور ملاقاتیں کچھ یوں ہوتیں۔ اگر بچوں کے پاس جاتا تو کہتا، میں ''کھٹی میٹھی'' گولی ہوں۔ اگر زمیندار کے ہاں پہنچتا تو کہتا میں ''زرعی ترقیاتی بینک'' ہوں۔ اگر طلباء کے پاس پہنچتا تو کہتا، میں ''گیس پیپر'' ہوں۔ اگر ڈاکوؤں کے گروہ سے ملاقات ہوتی تو کہتا میں ''کلاشنکوف'' ہوں۔ اگر آوارہ نوجوانوں میں جا بیٹھتا تو کہتا ''میں وی۔ سی آر'' ہوں۔ اگر فوجیوں میں جا گھستا تو کہتا میں F-16 ہوں۔ اگر ہیجڑوں سے ملاقات کرتا تو کہتا۔ میں ''گھنگھرو'' ہوں۔ اگر حکمرانوں کے ہاں جا ٹپکتا تو کہتا، میں ''امریکی امداد'' ہوں۔ اگر پہلوانوں کے اکھاڑے میں پہنچ جاتا تو کہتا میں ''انوکی'' ہوں۔ اگر سرکاری ملازموں سے ملتا تو کہتا میں ''مہنگائی الاؤنس'' ہوں۔ سائنس دانوں کی محفل میں داخل ہوتا تو کہتا میں ''ایٹم بم'' ہوں۔ اگر کرکٹ کے شائقین کے حلقہ میں بیٹھتا تو کہتا ''میں تھامس'' ہوں۔ اگر کسی کو ننگے پاؤں دیکھتا تو

اسے توہین رسالت ﷺ اور دعویٰ نبوت کے جرم میں سزائے موت دی جاتی۔ مینار پاکستان کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں پھانسی چڑھانے کا اعلان اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کیا جاتا۔

جھک کے کہتا میں "بابا کا جوتا" ہوں۔ اگر کسی سائیکل سوار سے ملتا تو لپک کے کہتا میں "پنکچر وی" ہوں۔ اگر کسی کو حقہ پیتے دیکھتا تو مسکرا کے کہتا میں "گولڈ لیف" ہوں۔ اگر کسی نشہ باز سے ملتا تو گردن گھما کے کہتا، میں ہیروئن" ہوں۔ اگر کٹیا میں بیٹھے کسی غریب کے چولہے میں گھاس پھونس ڈال کر روٹی پکاتے دیکھتا تو سر جھکا کے کہتا میں "سوئی گیس" ہوں۔ اگر کسی تھانہ میں جانے کا اتفاق ہوتا تو کہتا" میں ایم۔ پی۔ اے" ہوں۔ اگر فیشن کی دلدادہ خواتین کے جھرمٹ میں جا گھستا تو کہتا" میں بیوٹی پارلر" ہوں۔ اگر موٹاپے سے تنگ آئے فربہ جسموں کی محفل میں بیٹھتا تو کہتا میں "سلمنگ سنٹر" ہوں۔ اگر موسیقی کے پرستاروں کے حلقہ میں وارد ہوتا تو کہتا میں "میڈونا" ہوں لیکن موجودہ دور میں مرزا قادیانی کا دعووں کا کاروبار ٹھپ ہو جاتا۔ ہر دعویٰ تھپڑ کا روپ دھار کے تڑاخ سے اس کے منہ پر واپس آتا۔ لوگ مرزا قادیانی کو بری طرح گھیر لیتے۔ ہر دعوے کا ثبوت مانگتے، ہر دعوے کی عملی صورت کی تصدیق چاہتے۔ لوگوں کا مطالبہ ہوتا کہ اگر تو کھٹی میٹھی گولی ہے تو ذرا داڑھ کے نیچے تو آ۔ اگر ایٹم بم ہے تو چل کے دکھا۔ اگر زرعی ترقیاتی بینک ہے تو پانچ لاکھ روپے قرض تو دے۔ اگر F-16 ہے تو فضا میں دو چار قلابازیاں تو لگا! اگر ہیرو ہے تو چار پانچ سواریوں کو اپنے کندھے پر تو اٹھا۔ اگر کلاشنکوف ہے تو اپنے منہ سے دو چار برسٹ تو نکال۔ لوگوں کے ٹھاہ ٹھاہ جواب سن کر مرزا قادیانی بڑبڑا اٹھتا، تلملا اٹھتا اور چکرا اٹھتا اور اپنے چکرائے ہوئے سر کو پکڑ کے اپنے آپ سے کہتا کہ کیسا ہوشیار زمانہ آ گیا ہے! لوگ کس قدر ہوشیار ہو گئے ہیں۔ پہلے زمانے کے لوگ کس قدر سادہ لوح تھے۔ کس قدر مت ماری ہوئی تھی مجھ پر ایمان لانے والوں کی کہ میری چند شعبدہ بازیاں دیکھ کر متاع ایمان میرے ہاتھ پر رکھ دیتے تھے اور ان عقل کے اندھوں کو جہاں بٹھا دیتا، بیٹھے رہتے۔ لیکن ان لوگوں پر میری کوئی مکاری، عیاری، شعبدہ کاری اور دعویٰ بازی اثر نہیں کر رہی۔ لوگوں کے تیور بدل جاتے اور مرزا قادیانی کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوتا۔ مرزا قادیانی چکمہ دے کر بھاگنے کی کوشش کرتا لیکن لوگ فوراً اسے دبوچ لیتے اور گھسیٹتے پیٹتے تھانے لے جاتے۔ جہاں اس کے خلاف دعویٰ نبوت کرنے کے جرم میں توہین رسالت ﷺ کا مقدمہ درج ہوتا۔ پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع ہو جاتی۔ بپھرے ہوئے عوام سڑکوں پر نکل آتے۔ لوگ حکومت سے مطالبہ کرتے کہ اب تو انگریز کی حکومت نہیں، اب تو ہم غلام نہیں، اب تو پاکستان بن چکا ہے جس کی بنیادیں اسلام پر اٹھائی گئی ہیں، اب تو پاکستان میں توہین رسالت ﷺ کی سزا قتل نافذ ہو چکی ہے، اب انگریزی نبی کا لحاظ کیسا؟ اس گستاخ رسول ﷺ کو کیفر کردار تک پہنچاؤ۔ اس دشمن اسلام کو تختہ دار پر لٹکاؤ۔ عوام کے پرزور مطالبہ پر خصوصی عدالت میں مرزا قادیانی پر مقدمہ چلتا اور اسے توہین رسالت ﷺ اور دعویٰ نبوت کے جرم میں سزائے موت دی جاتی۔ مینار پاکستان کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں پھانسی چڑھانے کا اعلان اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کیا جاتا۔ اندرون اور بیرون ملک سے لاکھوں لوگ جوق در جوق اسے پھانسی چڑھتے ہوئے دیکھنے کیلئے آتے۔ لاکھوں کے مجمع میں اسے پھانسی چڑھایا جاتا۔ پھانسی کے بعد اس کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لپک پڑتا اور جب لوگ اس قائد المنافقین اور پیشوائے مرتدین کو اس کی اصل صورت دیکھتے بار بار دیکھتے، بغور دیکھتے، سر تا پا دیکھتے اور پھر بھی کی زبانوں پر جاری ہوتا۔۔

خرس کا سر، شکل بندر کی ہے، منہ خنزیر کا
ایک پہلو یہ بھی ہے انسان کی تصویر کا

(مجید لاہوری)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرح متین؟

مسئلہ رفع یدین پر جواب الجواب بعون اللہ العلام الوہاب

خواجہ خلیل الرحمان ملتانی حال مقیم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے پمفلٹ "تحقیق رفع یدین" کے جواب کا جواب

(علامہ شفقات احمد نقشبندی)

﴿قسط دوم﴾

روایت 1۔ امام بخاری کی بیان کردہ اس روایت میں مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (۱) نماز شروع کرتے وقت (۲) رکوع میں جاتے وقت (۳) اور رکوع سے اٹھ کر رفع یدین فرمایا۔

روایت 2۔ امام بخاری کی بیان کردہ اس روایت میں مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (نماز شروع فرماتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھائے (۲) اور رکوع سے اٹھ کر بھی کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔

روایت 3۔ امام بخاری کی بیان کردہ اس روایت میں حضرت مالک کا (۱) رکوع میں جاتے وقت (۲) اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا بیان کیا گیا ہے۔

روایت 4۔ امام بخاری کی بیان کردہ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا (۱) رکوع میں جاتے وقت (۲) اور رکوع سے اٹھتے وقت کانوں تک رفع یدین کرنا مذکور ہے۔

روایت 5۔ امام بخاری کی بیان کردہ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا (۱) نماز شروع فرماتے وقت (۲) اور رکوع سے اٹھتے وقت کانوں تک رفع یدین کرنا بیان کیا گیا ہے۔

روایت 6۔ اس روایت میں امام بیکی نے جناب مالک بن حویرث کے ذریعہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کا (۱) نماز شروع کرتے وقت (۲) رکوع جاتے وقت اور (۳) رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا بیان کیا ہے۔ یعنی ان روایات کا مجموعی بیان یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ فی الحال اس روایت کے صحت وسقم سے قطع نظر کرتے ہوئے اس روایت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس روایت میں (۱) کانوں تک ہاتھ اٹھانے مذکور ہیں۔ کیا بزعم خود اہل حدیث حضرات کانوں تک رفع کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ اکثر تو صرف اشارہ پر ہی گزارہ کرتے ہیں۔ (۲) اس روایت میں تیسری رکعت میں کھڑے ہوتے وقت کا رفع یدین مذکور نہیں ہے حالانکہ یہ حضور ﷺ کے آخری دور کی نماز کہی جاتی ہے اور لگاتار تقریباً ایک صد نمازوں کا یہ طریقہ بیان کیا گیا۔ حالانکہ اس روایت کے مطابق تو آج کل کے بزعم خود اہلحدیث حضرات تیسری رکعت پر کیوں رفع یدین کرتے ہیں جبکہ حضور اکرم ﷺ نے تقریباً بیس دن کی 100 نمازوں میں ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں کیا۔ اگر کیا ہوتا

توجناب مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور بیان فرماتے اور محدث اہل حدیث خالد گرجاکھی صاحب لکھتے ہیں کہ اس کے بعد کوئی ترمیم یا تبدیلی بھی نہیں کی گئی۔ لہٰذا اگر واقعی یہ روایت صحیح ہے، آخری ایام کی ہے، اس کے بعد کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوئی اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جس طرح مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے (بیس دن تک) دیکھتے رہے ہو اسی طرح ہی جا کر خود بھی پڑھنا اور لوگوں کو بھی بتانا۔ لہٰذا تیسری رکعت کا رفع یدین ثابت نہ ہو سکا۔ اور اگر کوئی من چلا اس رفع یدین کو کسی اور روایت سے ثابت کرنا چاہے تو پھر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ (۱) جناب مالک کی روایت صحیح نہیں ہے۔ یا یہ آخری دور کی نہیں ہے۔ کیونکہ ان روایات میں ایک نہیں دو نہیں بلکہ تقریباً ایک سو نمازوں کا حضور کا معمول بیان کیا گیا ہے۔ اور ان میں کہیں بھی تیسری رکعت کیلئے اٹھتے وقت کا رفع یدین بیان نہیں کیا گیا یا پھر اگر ان حضرات کے نزدیک یہ سب روایتیں ہی صحیح ہیں تو پھر ان میں تقدم و تاخر اور ناسخ و منسوخ ثابت کرنا پڑیگا جو کہ یہ قیامت تک ثابت نہیں کر سکیں گے تو پھر یا تو تیسری رکعت والا رفع یدین چھوڑ دو۔ یا ان روایات کا انکار کرو۔ دیکھتے ہیں کہ اب یار لوگ اس بھنور سے کس طرح نکلتے ہیں۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

نیز جناب مالک بن حویرث کی وہ روایات جو یار لوگوں نے قصداً ذکر نہیں کیں حالانکہ ان میں بھی ان کے رفع یدین کا ذکر موجود ہے۔ لیکن وہ رفع یدین ان حضرات کے اہل مولوی پن کے خلاف ہے اس لئے ان روایات صحابہ سے نظریں چرا رہے ہیں مثلاً نسائی شریف ج ۱ ص ۱۶۵ پر امام نسائی نے باب باندھا ہے۔ باب رفع الیدین للسجود۔ یعنی سجدوں کیلئے رفع یدین کا بیان۔ نقل فرماتے ہیں۔ عن مالک بن الحویرث انه رأى النبی ﷺ رفع یدیه فی صلاته اذا رکع واذا رفع رأسه عن الرکوع واذا سجد واذا رفع رأسه من السجود حتی یحاذی بهما فروع اذنیه۔ پھر دو اور سندوں کے ساتھ یہی روایت بیان کی گئی یعنی حضور سجدوں میں جاتے ہوئے اور سجدوں سے اٹھ کر بھی کانوں کے برابر ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ پھر امام نسائی نے صفحہ ۱۷۲ پر باب باندھا ہے باب رفع الیدین عند الرفع من السجدۃ الاولیٰ۔ یعنی پہلے سجدے سے اٹھتے وقت کے رفع یدین کا بیان۔ اس میں بھی جناب مالک بن حویرث کی روایت نقل کی گئی کہ حضور اکرم ﷺ سجدوں سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین فرمایا کرتے تھے نیز جناب امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مسند امام احمد ج ۳ ص ۵۲۴ پر تین سندوں کے ساتھ جناب مالک بن حویرث کے واسطے سے حضور کا سجدوں میں جاتے وقت اور سجدوں سے اٹھتے وقت کا رفع یدین بیان کیا ہے نیز مسند ابو عوانہ ۲ صفحہ ۹۵ پر بھی سجدوں میں رفع یدین کا ذکر ہے اور بزعم خود اہل حدیث فرقہ کے نزدیک "خاتم الحفاظ" حافظ ابن حجر اپنی معروف شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے صحیح روایت وہ ہے جس میں سجدوں میں بھی رفع یدین کا ذکر ہے (فتح الباری شرح بخاری ۲ ص ۱۷۷) پسینہ پونچھئے اپنی جبیں سے۔

انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی
انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات انکی

کیوں جناب آپ کے عطا کردہ میزان حضرات مالک بن حویرث کی روایت میں تو سجدہ میں جاتے ہوئے۔ پہلے سجدہ سے اٹھتے ہوئے۔ دوسرے سجدے میں جاتے ہوئے اور دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے بھی رفع یدین کا بیان موجود ہے۔ کہیے اب کیا ارادے ہیں۔ کیا اب آئندہ کیلئے

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے؟

ابو طلحہ نوری

قاضی صاحب کی قلابازی:

11 ستمبر کے بعد امریکہ بہادر نے اپنا غصہ افغانستان کے نہتے مسلمانوں پر نکالنا شروع کر دیا تو حکومت پاکستان نے اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے "عالمی کولیشن" کا ساتھ دیا، امیر جماعت اسلامی جناب قاضی حسین احمد صاحب کو حکومت کا یہ فیصلہ پسند نہیں تھا اسی لیے انہوں نے ملک گیر جلسوں اور جلوسوں کی کال دی، ہنگامے برپا کیے، حتیٰ کہ کراچی کے کورنگی ریلوے اسٹیشن پر بھی حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ ملکی املاک کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن جماعت اسلامی کے جیالوں نے ان کی بھی کوئی پروا نہیں کی۔ جب قاضی صاحب پکڑے گئے تو جیل خانے میں اُن کے نظریات میں عجیب تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ قاضی صاحب نے افغانستان کی مظلوم حکومت طالبان کی حمایت میں پاکستان کے جن نازک حالات سے فائدہ اٹھانے کیلئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا تھا۔ آج اُنہیں طالبان میں قاضی صاحب کو کئی عیوب ونقائص نظر آنے لگے ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ اُن کے نزدیک طالبان کی فتح یقینی تھی ، یہ وجہ اُن کے گرما گرم بیانات سے بھی آشکار ہوتی رہی، بعد میں جب دیکھا کہ طالبان کا مستقبل، امریکی جبر واستبداد کے سامنے تاریک ہوتا جارہا ہے تو موصوف نے ایکدم رنگ بدل لیا۔ فوجی حکومت کے "یوٹرن" کو مذاق کا نشانہ بنانے والے اہل استقامت اپنے "یوٹرن" کا بھی محاسبہ کریں، قاضی صاحب کے ایک تازہ ترین مضمون" طالبان کیا تھے، مستقبل کیا ہے؟" کے چند اقتباسات نذر قارئین ہیں۔

(۱) ملا محمد عمر کی کرامات کے بارے میں طرح طرح کی کہانیاں مشہور کی گئیں، یہاں تک کہا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ براہ راست اُنہیں مشورے دیتے ہیں۔ طالبان یا ملا محمد عمر سے نرم الفاظ میں بھی اختلاف کی جراءت کرنے والا علماء کی سخت ترین تنقید کا نشانہ بنتا تھا۔ پاکستان کے دینی حلقوں کو آپس کے نزاع سے بچانے کیلئے ان لوگوں نے بھی خاموشی اختیار کی جو حقیقت میں طالبان کے طرز حکومت کے بارے میں تحفظات رکھتے تھے۔

خاص طور پر اُن کی ترجیحات کے بارے میں خواتین کی تعلیم اور ٹیلی ویژن پر پابندی اور بعض معاملات میں غیر ضروری سختی پر بہت سے دینی طبقوں اور جید علماء کو اختلاف تھا لیکن اس مصلحت کی بنا پر کہ جو لوگ شدومد سے طالبان کے حامی ہیں

> "عورتوں کی تعلیم گاہوں کو بند کر کے اور ٹیلی ویژن پر یکسر پابندی لگا کر بھی طالبان نے دنیا کو اسلام کے بارے میں ایک خوشگوار پیغام نہیں دیا۔

آپ جناب مالک بن حویرث کی روایت کے مطابق تیسری رکعت والا رفع یدین چھوڑ کر سجدوں کے ساتھ رفع الیدین کرنا شروع کر دیں گے۔ ویسے اُمید نہیں ہے کیونکہ آپ قرآن وحدیث پر تو تھوڑا ہی ایمان رکھتے ہیں۔ آپ تو ٹھہرے "اہل مولوی" اپنے مولویوں کی تقلید کرنے والے۔ کسی ضعیف حدیث پر بھی اپنے مولوی صاحب نے دستخط کر دیئے تو وہ واجب العمل ہوگئی اور کسی صحیح حدیث کا بھی اگر اپنے مولوی صاحب نے انکار کر دیا۔ تو بس اس کے منکر ہو گئے فیا للعجب۔ اب اگر آپ کی ضد رفع یدین کرنے کی ہی ہے تو پھر آخری دور کے صحابی کے بیان کے مطابق سجدوں میں بھی رفع یدین کیا کرو۔ کیونکہ نہیں کرتے اور تیسری رکعت کا رفع یدین چھوڑ دو۔ کیوں نہیں چھوڑتے۔ یا پھر آئندہ حضرت مالک بن حویرث کی اس آخری دور کی روایت جس کے بعد آپ کے نزدیک احکام میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوئی۔ اس کو کبھی دلیل نہ بنانا۔ قارئین کرام۔ یہ غیر مقلدین حضرات کی چوٹی کی دلیل ہے لیکن خود ہی اپنی پیش کردہ دلیل کا دن رات پانچ طرح انکار کر رہے ہیں۔ (۱) یار لوگ پہلے سجدے میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے (۲) پہلے سجدے سے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے (۳) دوسرے سجدے میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے (۴) دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے (۵) تیسری رکعت میں رفع یدین کر رہے ہیں۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

ویسے امام بخاری نے بھی جزء البخاری میں روایت نمبر ۹، ۱۰، ۲۰، ۲۴ میں بھی سجدوں کے رفع یدین کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابن ماجہ صفحہ ۶۲ مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ پر بھی سجدوں کے رفع یدین کا ذکر موجود ہے۔ ہم تو جرح وتعدیل اور ناسخ ومنسوخ کے حوالے سے ان روایت کو قابل عمل نہیں مانتے۔ غیر مقلدین حضرات کے نزدیک تو رفع یدین والی احادیث صحیح اور غیر منسوخ ہیں پھر وہ اپنی ہی بیان کردہ دلیلی روایتوں کا کس منہ سے انکار کرتے ہیں اور ان کے خلاف کرتے ہیں۔ میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن۔ میرے خیال میں اب ان روایات کی تنقیح وتلویح کی ضرورت نہیں رہ گئی اتنا ہی کافی ہے یا پھر بالتصریح ان مقامات کے رفع یدین کے خلاف منسوخ حکم دکھانا ہوگا۔ ویسے اکثر رفع یدین کے قائلین حضرات نے رفع یدین کے تحت ایسی روایات بھی بیان کر دی ہیں جن میں "فی کل خفض ورفع" "مع کل تکبیرۃ" "مع التکبیر" وغیرہ۔ یعنی پوری نماز کی ہر تکبیر کے ساتھ اور ہر دفعہ اٹھتے اور نیچے جاتے وقت رفع یدین بھی بیان کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں بھی۔ کیا بزعم خود اہلحدیث۔ ہر تکبیر پر اور نماز کے ہر خفض ورفع پر رفع یدین کرتے ہیں۔ نہیں کرتے۔ کیوں نہیں کرتے۔ کیا ان کے مقرر کردہ مقامات کے علاوہ دیگر مقامات کے رفع یدین کے تنسخ کی ان کے پاس کوئی صریح دلیل موجود ہے اگر ہے تو دکھائیں۔ انشاء اللہ۔ قیامت تک ایک بھی صحیح اور صریح دلیل پیش نہیں کرسکیں گے پھر تو بزعم خود اہلحدیث اور اہل سنت وجماعت ایک جیسے ہی ہوئے۔ اگر ان کے نزدیک اہل سنت بعض مقامات پر رفع یدین نہ کر کے نبی کی سنت اور کئی احادیث کا انکار کرتے ہیں تو غیر مقلدین بھی باقی تمام مقامات پر بغیر کسی صریح دلیل کے رفع یدین نہ کر کے نبی اکرم ﷺ کی سنت اور بہت سی صحیح، صریح صحاح ستہ کی اور بخاری مسلم کی شرط پر صحیح احادیث کا دن رات انکار کر رہے ہیں۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا۔

لیکن سب بھائیوں کی طرح مل جل کر رہ رہے ہیں۔اور کسی نے دوسرے کو کافر اور گمراہ نہیں کہا۔اس کے برعکس طالبان اور ان کے بعض پاکستانی حامیوں نے خود اہل سنت و جماعت میں سے بہت سے لوگوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنا مخالف بنا دیا، اہل تشیع کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرنا تو دور کی بات ہے، طالبان کے بعض پاکستانی موئدین کا رویہ تو ایسا تھا جیسے اُن کی خواہش ہو کہ طالبان ہمارے ہیں اور ان کے ساتھ دوسروں کو دوستی کرنے کا حق بھی نہیں ہے۔" (ایضاً)

خدارا غور کیجئے: قاضی صاحب کے ان اقتباسات کو پڑھیے اور غور کیجئے کہ یہ لوگ نظریہ ضرورت کے کس قدر پرستار ہیں، اُن کے آباؤ اجداد نے بھی "پاکستان کے گناہ" میں شرکت سے انکار کر دیا تھا۔لیکن بعد میں اسی "گناہ" کی لذت کے طلبگار بن گئے، آج ان کی اولاد بھی یہی کھیل کھیل رہی ہے، ان لوگوں نے اپنی اسی "بالغ نظری" سے پاکستان کی مختلف حکومتوں سے مال پانی جمع کیا ہے، اہم اداروں پر قبضے کیئے ہیں۔جبکہ ہمارے لیڈران کی چابک دستیوں کے سامنے طفل مکتب نظر آئے۔"مولانا ڈیزل" نے بے نظیر حکومت سے کتنا منافع کمایا تھا، اُسے اس زمانہ عیش میں کبھی ہمارے لیڈر یاد نہیں آئے۔اسی طرح جماعت اسلامی کی تاریخ ہے، یہ لوگ ہمیں صرف استعمال کرتے ہیں۔ہمارے عوام میں ہمارے امام" کو مشکوک بنا کر ہماری یکجہتی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے ہیں، طالبات ان کی آنکھ کے تارے تھے۔آج وہ زوال کا شکار ہوئے تو ان لوگوں نے انہیں "قصہ پارینہ" سمجھ کر فراموش ہی نہیں کیا بلکہ اب انہیں بے رحم تنقید کا نشانہ بھی بنانا شروع کر دیا ہے، طالبان کے یہ عیوب و نقائص کیا قاضی صاحب کی نگاہ میں پہلے قابل ذکر نہیں تھے؟ اگر وہ لوگ واقعی ایسے ہی تھے تو آپ کے محبوب کیوں تھے۔ان کی خاطر آپ نے کیوں ملکی سالمیت کو داؤ پر لگا رکھا تھا، جب وہ حکمران تھے تو اُن کا ہر عمل اسلام کا نمائندہ تھا اور جب وہ گوشہ تاریخ میں چھپ گئے تو اُن کا کردار اسلام کی رسوائی کا باعث بن گیا؟ ہمارے لیڈروں کو ان لوگوں کی قلابازیوں سے عبرت حاصل کر کے سوادِ اعظم کو اپنے پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہیے، اگر آپ نے اپنے ذاتی اختلافات ختم کر کے ملک کی غالب ترین اکثریت کو اکٹھا کر لیا تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کے اپنے بنائے ہوئے وطن میں آپ کا وقار بلند نہ ہو، دشمن سواد اعظم کو کسی صورت بھی اکٹھا نہیں ہونے دیتے۔

> **ہمارے لیڈروں کو ان لوگوں کی قلابازیوں سے عبرت حاصل کر کے سوادِ اعظم کو اپنے پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہیے،**

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہیں ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے

کیا شیعہ کافر ہیں؟:

پچھلی ایک دہائی میں وطن عزیز کی پاک فضا "شیعہ شیعہ کافر کافر" کے نفرت انگیز نعروں سے گونجتی رہی۔امام بارگاہیں اور مسجدیں بے گناہوں کے خون سے رنگین ہوتی رہیں، ہزاروں خاندان اُجڑ گئے۔لاکھوں اُمیدیں

درحقیقت طالبان نے ظاہری امن وامان سے یہ غلط نتیجہ اخذ کرلیا تھا کہ افغانستان کے عوام خوش دلی سے ان کے ساتھ ہیں

اور اُن کے پہلو بہ پہلو ان کے مخالفین کے ساتھ برسرپیکار ہیں، ان کے ساتھ تنازعے اور لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آجائے۔ انہوں نے بھی طالبان کے خلاف زبان نہیں کھولی" (نوائے وقت ۲۵ جنوری ۲۰۰۲ء)

(۲) "اُستاذ سیاف اور اُستاد ربانی، یونس خالص، مولوی محمد نبی محمدی اور حکمت یار کے ساتھ ان کی تنظیموں میں رہ چکے تھے اُن سب کی یہ خواہش تھی کہ طالبان کے ساتھ گفت وشنید کے ذریعے باہمی اشتراک کی کوئی صورت نکل آئے لیکن طالبان کی یہ حالت تھی کہ وہ اس وقت تک کسی کے ساتھ بات چیت کیلئے تیار نہیں تھے جب تک ملا محمد عمر کی غیر مشروط بیعت نہ کرلیں۔ اور بیعت کا یہ مطلب تھا کہ مکمل طور پر اپنے آپ کو اُن کے سپرد کردیں"

(نوائے وقت ۲۶ جنوری ۲۰۰۲ء)

(۳) "(ہم نے کہا) کہ حتی الامکان داخلی اختلافات کو ختم کرکے دوسروں کیلئے اپنا سینہ کھول لیں لیکن اُن کا جواب یہ تھا کہ افغانستان کے پچانوے فیصد لوگوں نے ملا محمد عمر کی شرعی بیعت کی ہے۔ اس لیے جو بھی آنا چاہے ہم اُسے خوش آمدید کہیں گے، لیکن اُسے امیر المومنین کی بیعت کرنی پڑے گی۔ اگر واقعی افغانستان کے پچانوے فیصد لوگ ملا محمد عمر کی بیعت کر چکے ہوتے تو امریکیوں کو محض ڈالروں کی وجہ سے اتنی بڑی تعداد میں ایسے آلہ کار نہ ملتے جو مغربی افواج کی بمباری اور گولہ باری کے سائے میں آگے بڑھ کر اپنے بھائیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے پر آمادہ ہوتے۔ درحقیقت طالبان نے ظاہری امن وامان سے یہ غلط نتیجہ اخذ کرلیا تھا کہ افغانستان کے عوام خوش دلی سے ان کے ساتھ ہیں۔ (ایضاً)

(۴) "عورتوں کی تعلیم گاہوں کو بند کرکے اور ٹیلی ویژن پر یکسر پابندی لگا کر بھی طالبان نے دنیا کو اسلام کے بارے میں ایک خوشگوار پیغام نہیں دیا۔ داڑھی اور حجاب یقیناً اسلام کی تعلیمات، تہذیب اور ثقافت کا حصہ ہے لیکن اسلام کے کسی دور میں بھی ان تہذیبی اور ثقافتی علامتوں کو سختی کے ساتھ رائج کرنے کی کوشش نہیں کی گئی" (ایضاً)

(۵) "پاکستان میں جو علماء طالبان کے پرجوش حامی تھے، انہیں یہ بھی شکایت تھی کہ طالبان کسی کی نہیں سنتے" (ایضاً)

(۶) "طالبان کی طرح شاید اُسامہ کی ترجیحات میں بھی افغانستان کو جدید خطوط پر منظم کرنے کی کوئی اہمیت نہیں تھی" (ایضاً)

(۷) "طالبان نے عورتوں کی تعلیم پر قدغن لگا کر مغربی ذرائع ابلاغ کو اپنے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کا موقع فراہم کیا اور دنیا بھر کی اسلامی تحریک کیلئے بھی یہ مشکل پیدا کردی کہ وہ طالبان برانڈ کے اسلامی نظام کو کلی طور پر نہ اپنا سکے۔" (ایضاً)

(۸) "طالبان کے بزرگوں سے ایک بڑی غلطی یہ سرزد ہوئی کہ انہوں نے مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کو اپنے اندر سمونے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ حکومت چلانے اور ایک پارٹی یا ایک مدرسہ چلانے میں بڑا فرق ہے" (ایضاً)

"حکومت چلانے اور ایک پارٹی یا ایک مدرسہ چلانے میں بڑا فرق ہے"

(۹) "خلفاء راشدین کے زمانے میں صحابہ کرام کے درمیان آپس میں مسائل پر اختلاف تھا

این جی اوز کی کارستانیاں

شجاعت علی مجاہد چیف ایڈیٹر مجلۃ الحقیقہ

کسی بھی ملک میں این جی اوز (نان گورنمنٹ آرگنائزیشنز غیر سرکاری تنظیمیں) محض اس لئے قائم کی جاتی ہیں کہ وہ ایسے مسائل، موضوعات اور فلاحی وترقیاتی امور پر کام کریں جن پر حکومت کسی وجہ سے توجہ نہ دے سکے اور وسائل اور سرمایہ مہیا نہ کر سکے۔ اسی طرح انٹرنیشنل این جی اوز کا فوکس بھی عالمی مسائل، موضوعات، فلاحی وترقیاتی امور ہوتے ہیں۔ یہ ورلڈ آرڈر کے ایجنڈے پر کام کرتی ہیں، امریکہ، یورپ اور اسرائیل اور بھارت (عیسائی، یہودی، مرزائی پالیسی اور ہندو) انکی سرپرستی کرتے ہیں، انہیں کھلا پیسہ اور اسلحہ دیا جاتا ہے جدید وسائل فراہم کیے جاتے ہیں بلاشبہ چند لوکل این جی اوز ہیں جنہیں اسلام پسند اور محب وطن چلا رہے ہیں۔ اور وہ ملک وقوم کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں لیکن وہ آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ غیر مسلم قوتوں کی آلہ کار این جی اوز کی سرگرمیوں کو واچ کرنے اور انسانی حقوق کے اسلامی تصور کو اجاگر کرنے کیلئے چند سال قبل لاہور میں ایک بھرپور اجلاس ہوا جس میں ملک بھر سے قومی سطح کے مذہبی سکالرز، صحافی، سپریم کورٹ وہائی کورٹ کے وکلاء، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور دیگر طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی ہیومین رائٹس فاؤنڈیشن کے نام سے ایک تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ راقم الحروف کو اس تنظیم کا مرکزی سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا، باقاعدگی سے اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ اہداف کا تعین اور منصوبہ بندی کی گئی۔ چھ سات ماہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا پھر نامعلوم وجوہات کی بنا پر اچانک کاٹھپ ہو کر رہ گیا بحیثیت سیکرٹری جنرل راقم الحروف نے متعلقہ احباب سے رابطے کیے مگر بے سود۔ تنظیم کے مرکزی سینئر وائس چیئر مین محترم عبدالرشید ارشد صاحب، وائس چیئر مین محترم متین خالد صاحب اور مجلس عاملہ کے سینئر رکن حافظ شفیق الرحمان صاحب (سب ایڈیٹر روزنامہ دن) بحمد تعالیٰ اپنے طور پر سرگرم عمل ہیں جو تحریر وتقریر، تجزیوں، مضمونوں اور رفاحی اداروں کے ذریعے کام کر رہے ہیں۔ ان کی استقامت قابل مثال ہے۔ مگر مجموعی طور پر تنظیم صرف کاغذوں میں ہے۔ شائد ان کاغذوں کو بھی سیونگ لگ چکی ہوگی۔

ہم بات کر رہے تھے کفار کے گماشتوں اور ایجنٹوں پر مشتمل این جی اوز کی کہ وہ اس وقت وطن عزیز میں کیا گل کھلا رہی ہیں۔

اس وقت پوری دنیا میں تقریباً پانچ کروڑ این جی اوز قائم ہیں۔ پاکستان میں تقریباً 30 ہزار ہیں جن میں سے صرف پنجاب میں 5967 موجود ہیں۔ 99-5-9 کو نواز شریف دور میں 1941 این جی اوز کو اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث پا کر ان پر پابندی لگا دی گئی۔ ان تنظیموں

ویران ہوگئیں۔ لیکن حقیقت کیا ہے، سپاہ صحابہ کے حکیم الامتوں نے کبھی شیعوں کو کافر نہیں سمجھا، اگر سمجھا تو صرف فتویٰ کی حد تک، عملی طور پر ان کے دکھ درد میں برابر کے شریک رہے، ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ جب ان لوگوں کے بزرگوں کے نظریات میں اس قدر نرمی ہے تو یہ لوگ کس کے اشارہ ، ابرو پر ملک کی عزت و وقار کو کیوں گہنا رہے ہیں، سپاہ صحابہ والے اپنے اکابر کے نظریات کا مطالعہ کر کے ملک میں تحمل کا مظاہرہ کریں اور نام بدل کر پھر اسی تشدد کی پالیسی سے باز رہیں اور لوگوں کو سکون کا سانس لینے دیں۔

☆ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے ''شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے'' (امداد الفتاویٰ جلد ۲ ص ۱۳۸)

☆ ''بندہ سنی عورت اور زید شیعی مذہب کا نکاح منعقد ہو گیا، لہٰذا سب اولاد ثابت النسب ہے۔ اور صحبت حلال، (ایضاً جلد ۲ ص ۲۴)

☆ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب نے لکھا ہے ''صحابہ کرام کو ملعون ومردود کہنے والا سنت وجماعت سے خارج نہیں ہوتا'' (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۱۴۰)

☆ ''مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے ایک شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی'' (حاشیہ سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۷۱)

☆ ''مولانا عبید اللہ انور صاحب نے مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر کی نماز جنازہ ۳ نومبر ۱۹۷۴ بروز اتوار دیال سنگھ کالج کی گراؤنڈ میں پڑھائی۔ (خدام الدین لاہور ۸ نومبر ۱۹۷۴ ص ۳)

☆ ''شیعہ لیڈر شمسی کی نماز جنازہ میں عبد القادر آزاد اور ضیاء القاسمی نے شرکت فرمائی۔ (نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۷۶ء)

☆ مولانا یعقوب صاحب نے اجمیر میں اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دیدیا تھا، کہ یہ بدعت اور کفر کے درمیان لڑائی تھی۔ لہٰذا اہل کفر ہندوؤں کے مقابلے میں اہل بدعت شیعوں کی امداد کرنی چاہیئے۔ (ملخصاً افاضات یومیہ جلد ۴ ص ۱۳۹)

☆ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب نے لکھا ہے ''بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا'' (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵)

☆ مرثیہ خوانوں کی نماز جنازہ واجب ہے، ضرور پڑھنی چاہیے۔ (ایضاً ص ۵۴۰)

☆ ''حضرت مدنی کی موثر تقریر سے سب ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر شیعہ سنی بھائی بھائی بن گئے'' (المدنی ص ۲۰۶)

خدارا غور کیجئے:

ان فتوؤں کو بار بار پڑھیئے اور اپنے اندر میانہ روی بردباری اور تحمل مزاجی کی عادات پیدا کیجئے۔ پہلے ہی آپ کی انتہا پسندی نے پوری دنیا میں اہل پاک کو رسوا کر دیا ہے۔ اپنے رویوں میں اعتدال پیدا کریں، بار بار کے رنگ بدلنے سے عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ آپ کی برکت سے باقی مذہبی حلقے بھی بہت امتحان کا شکار ہیں۔

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب نے لکھا ہے ''صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والا سنت وجماعت سے خارج نہیں ہوتا'' (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۱۴۰)

☆ ''مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے ایک شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی'' (حاشیہ سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۷۱)

صرف افغانستان سے تقریباً 3 لاکھ غریب نوجوانوں کو ورغلا کر یورپ، فرانس، جرمنی لے جا کر انہیں عیسائی بنا دیا گیا ہے۔ ان این جی اوز کی رجسٹریشن UNO یو این او، ورلڈ بینک، آئی ایم ایف، اور دیگر عالمی اداروں کے ساتھ ہے۔ صرف ورلڈ بینک کے ساتھ اس وقت پانچ کروڑ این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔ جن میں زیادہ تر صرف اور صرف عیسائیت کی تبلیغ کر رہی ہیں انکی تین اہم اقسام ہیں۔

(۱) سیاسی (۲) مذہبی (۳) ترقیاتی ۔

افغانستان میں انہی تنظیموں نے طالبان مخالف گروپوں کو اسلحہ اور پیسہ دیا۔ طالبان کے ٹھکانوں اور منصوبوں کی نشاندہی یہودی عیسائی آقاؤں کو کی اب طالبان حکومت کے خاتمہ کے بعد ان کا دھندہ عروج پر ہے۔ اس وقت یورپ میں دوسری قوموں کے اندر عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے وہ افغان نوجوان ہیں جو تھوڑے ہی عرصہ پہلے مسلمان تھے۔ افغانستان کی موجودہ تباہی اور تشویشناک صورت حال کا کیسے علم نہیں ہے RAWA نامی این جی اوز سر عام کہہ رہی ہیں۔ کہ ہم افغانستان اور پاکستان کو عیسائی ریاست بنا دیں گے۔ یہاں کے رہنے والوں کا واحد دین عیسائیت ہو گا پشاور کے افغان کیمپوں میں بائبل کے پشتو اور دری زبانوں میں تراجم چھپوا کر تقسیم کئے۔ اور دوسرا عیسائی لٹریچر بے حساب لوگوں میں تقسیم کیا ان تنظیموں میں شامل دو ہزار اسرائیلی یہودیوں اور عیسائیوں نے پشتو اور دیگر مقامی زبانیں سیکھیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو پشتو اور دوسری مقامی زبانیں سکھانے میں پاکستانی قادیانیوں نے اہم کردار ادا کیا۔ سوڈان، بنگلہ دیش میں ان پر حکومتی سطح پر پابندی لگائی گئی، مگر یورپ کے اثر و رسوخ کی وجہ سے یہ پابندی برائے نام ہو کر رہ گئی۔ کسی حکومت کی جرأت نہیں کہ ان پر ہاتھ ڈال سکے۔

> دار الامان (بدمعاشی کے اڈے) جیسی جہنمی زندگی کا پرچار کیا جا رہا ہے گھر کی اس زینت کو شمع محفل بنایا جا رہا ہے۔ مردوں کی برابری سکھائی جا رہی ہے۔ گھر جیسی جنت کی زندگی سے بغاوت کروا کے دار الامان میں پناہ لینے کی ترغیبیں دی جاتی ہیں

بنگلہ دیش میں 1997 تک 2 لاکھ مسلمانوں کو عیسائی بنایا جا چکا ہے۔ انڈونیشیا میں 6 لاکھ مسلمانوں کو عیسائی بنایا گیا ہے۔ عیسائی ہسپتالوں میں علاج معالجے کے ذریعے چالیس ہزار افراد کو عیسائی بنایا گیا امریکہ اور یورپ این جی اوز سے جاسوسی ایجنسیوں کا کام لے رہا ہے ان کے ذریعے جاسوسی کا ایک عالمی نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے۔ ان کی کمان یہودی لابی کے ہاتھوں میں ہے۔

آپ ذرا غور فرمائیں کہ اسلام کے بہت ہی حساس موضوع ''عورت'' کا چہرہ انہوں نے کیسے مسخ کیا ہے۔ عالمی طاقتوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اگر ہم صرف مسلم عورت کو قابو کر کے اسے اخلاقی طور پر تباہ کر دیں یا اسلام سے منحرف کر دیں تو پھر مسلمانوں کے اندر سے غیرت کا جنازہ آسانی سے نکالا جا سکتا ہے اس مشن میں وہ کس حد تک کامیاب ہیں کھلی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی 1951ء میں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کی بیگم رعنا لیاقت علی خان کو قابو کیا اور اپوا (APWA) نامی تنظیم کی بنیاد رکھی اس تنظیم نے خواتین کو بے حیائی، فحاشی اور عریانی کے جہنم میں دھکیل دیا۔ مغربی تہذیب کو فروغ دیا گیا۔ اس تنظیم نے عرصہ دراز سے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں فیشن ڈریس اور میوزیکل شوز کے ذریعے بے حیائی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اس تنظیم کو دشمن قوتوں نے مختلف مدوں میں کروڑوں روپے فنڈز دیے عورت کے حوالہ ہی سے لاہور میں ایک تنظیم نے پاک فوج کو ختم کرنے کا مطالبہ کر ڈالا۔ یہ تنظیم جرنیلوں اور بیوروکریٹ سے رابطے کر کے از

نے اسلام اور پاکستان کے خلاف زہر اگل کر غیر ملکی اداروں اور سفارت کاروں سے کروڑ ہا ڈالرز حاصل کئے تھے، بظاہر یہ فلاحی کاموں کیلئے وصول کئے گئے۔ لیکن در پردہ اسلام وملک دشمنی، دفاع اور معیشت کے متعلق جاسوسی۔ مذہبی دہشت گردی سیکولر ذہن کی آبیاری عیسائیت کا پرچار ورلڈ آرڈر کے ایجنڈے کی تکمیل فرقہ وارانہ فسادات ومنافرت، قتل وغارت اور ہر شعبہ ہائے زندگی کے متعلق رپورٹیں تیار کرنا اور اپنے آقاؤں کو بھیجنا، سیکولر حکمرانوں، سیاستدانوں اور صنعت کاروں کی سرپرستی کرنا۔ ناپسندیدہ حکمرانوں کو غیر مستحکم کرنا۔ مذہبی وسیاسی جماعتوں اور شخصیتوں میں پیسہ اور اسلحہ تقسیم کرنا۔ مذہبی شخصیات، تعلیمی ماہرین، اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں، ڈاکٹرز اور اسلام وملک دوست افراد کو دھمکیاں دینا۔ اور انہیں قتل کروانا۔ عبادت گاہوں پر حملے کروانا، ذرائع ابلاغ پر قبضہ کرنا۔ اسلام کے خلاف تحریکوں کو سپورٹ کرنا۔ انسانی حقوق کے نام پر اسلام واہل اسلام کو بدنام کرنا۔ اسلامی قوانین بالخصوص توہین رسالت ﷺ ۔حدود آرڈی نینس کو اور اسلامی سزاؤں کو ظالمانہ، وحشیانہ اور انسانی حقوق کے خلاف قرار دینا۔ جنسی آزادی، جنسی تعلقات، اسقاط حمل، خاندانی منصوبہ بندی، مخلوط تعلیمی وثقافتی ماحول پیدا کرنا۔ بچیوں کو اسلام اور والدین سے بغاوت پر اکسانا، جہاد، اسلام اور ملک کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث گروہ، قادیانیوں کی امداد کرنا۔ اسلامی کلچر کو فرسودہ رسومات قرار دے کر مغرب کے فحاشی اور عریانی کلچر کو فروغ دینا۔ ملک کے غریب طبقوں، بے گھر لوگوں اور مزدور بچوں کی تصویریں اور رپورٹیں تیار کر کے عالمی میڈیا کو دینا۔

بی بی سی، سی این این وائس آف امریکہ انہیں رپورٹوں کو سکرین پر لاکر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ جو امریکہ کی لونڈی ہے کا مشن پہلے مسلم ممالک پر دفاعی اقتصادی پابندیاں لگوانا۔ مذہب اور مذہبی شخصیات کی تضحیک کرنا۔ اسلامی نظام اور اسلامی بنکاری نظام کے قیام کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنا۔ تحریک نسواں اور آزادی نسواں کو تقویت دینا، عورت کی آدھی شہادت اور دیت کے خلاف لٹریچر چھاپنا اور سیمیناروں کا انعقاد کرنا۔ غریب اور سادہ لوگوں کو پیسہ اور یورپی ممالک کے ویزوں کا لالچ دیکر عیسائی بنانا۔ مسلم ممالک میں جرائم پیشہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کر کے جرائم کو فروغ دینا۔ ان کے ذریعے منشیات کی تجارت اور سمگلنگ کرنا۔ نوجوانوں کو نشے کا عادی بنانا۔ پیسہ اور اسلحہ دیکر بین الاقوامی سمگلروں کو من پسند سیاسی ومذہبی شخصیات کو کامیاب کرا کر پارلیمنٹ میں لانا۔ فلسطین، بھارت، بوسنیا، چیچنیا، مقبوضہ کشمیر، فلپائن، سائبیریا، اور افریقی ممالک میں مسلمانوں کی نسل کشی کرنا اور ان پر ظلم وستم کرنا تاکہ وہ خوفزدہ ہو کر اسلام سے منہ موڑ لیں۔ مسلم ممالک کے سربراہوں کو گھیرے میں لینا۔ تاکہ مسلمان ممالک متحد نہ ہو سکیں۔ متفقہ قومی امور اور مقاصد میں عوام میں آئے روز کنفیوژن پیدا کرنا۔ لڑانا، تقسیم کرنا، جہادی تنظیموں میں گھس جانا یا ان کے رہنماؤں کو خرید لینا تاکہ ان کے ذریعے دہشت گردی کروائی جاسکے رقص وموسیقی کے شو منعقد کرنا۔ ڈریس اور فیشن شوز کے ذریعے ماڈرن گھروں کی لڑکیوں کو نیم عریاں لباس میں پیش کرنا۔ تاکہ نوجوانوں میں جنسی ہیجان پیدا ہو۔

رقص وموسیقی کے شو منعقد کرنا۔ ڈریس اور فیشن شوز کے ذریعے ماڈرن گھروں کی لڑکیوں کو نیم عریاں لباس میں پیش کرنا۔ تاکہ نوجوانوں میں جنسی ہیجان پیدا ہو۔

بات نہیں کیونکہ ہم انہیں مسلمان نہیں رہنے دینگے۔ پنجاب کی 300 تنظیموں نے اتحاد کر کے ایک تنظیم بنائی ہے اور اپنے اہداف کا برملا اظہار کیا ہے۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ جوں جوں ان این جی اوز کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ اسی اعتبار سے ملک میں جرائم کا اضافہ ہورہا ہے عورتوں اور بچوں کے مسائل میں اضافہ ہورہا ہے انسانی حقوق کی پامالی میں تیزی آگئی ہے۔ غیر مسلموں کی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے P.T.V پر اشتہارات کے ریٹ بڑھا کر پاکستانی انڈسٹری کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ مثلاً ایریل ڈٹر جنٹ پاؤڈر نے پاکستانی ڈٹر جنٹ پاؤڈر کی انڈسٹری تباہ کر دی ہے۔ کہیں اخبارات کے ایڈیٹرز صحافیوں، رپورٹرز کو خرید کر اخبارات میں غیر اسلامی یورپی وامریکہ طرز زندگی کا پرچار کیا جاتا ہے خصوصاً انگلش اخبارات تو پہلے دن ہی سے بکے پڑے ہیں۔ کیبل ڈش ٹی وی اور دیگر نشریاتی چینلوں کو غیر ملکی مصنوعات کے زیادہ سے زیادہ اشتہارات دیکر اسلامی ممالک کی مصنوعات کو روکا جارہا ہے۔ اور اپنی منڈی بنائی جارہی ہے۔ اور غریب اسلامی ملکوں کو قرضوں اور سود کے گورکھ دھندے میں الجھا کر انکی معیشت تباہ کی جارہی ہے۔ چائلڈ لیبر اور ماحولیاتی آلودگی کے مسائل کو عالمی سطح پر اچھال کر پاکستان پر پابندیاں لگوا کر ہماری کارپٹ انڈسٹری اور فٹ بال انڈسٹری کو تباہ کروایا جارہا ہے۔ ایک این جی اوز نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنانے والے عظیم سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر کی علامتی تصویر بناڈالی اور ان کا پتلا بنا کر گدھے پر سوار کیا اور اس پر جوتے برسائے گئے کہ یہ امن کا دشمن ہے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف زہر اگلا، اور ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے کیلئے اسلام آباد میں کھلے عام احتجاج کیا گیا مسلمان ملکوں میں معمولی معمولی واقعات کو عالمی میڈیا پر اچھالا جاتا ہے اور انہی واقعات کی بناء پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے لیکن امریکہ و یورپ میں رونما ہونے والے بدترین جنسی تشدد کے واقعات سنگین اخلاقی جرائم، بداخلاقی اور انسانیت سوز کاروائیوں میں ملوث مغربی عورتوں کی سرگرمیوں کو کبھی نہیں اچھالا جاتا ہے کبھی ایک لفظ نہیں کہا۔ انسانی حقوق کی باتیں کرنے والی این جی اوز نے کشمیر، فلسطین، افغانستان، عراق، بوسنیا، مقدونیہ، چیچنیا پر ہونے والے حملوں اور ظلم وستم کے خلاف کبھی ایک لفظ نہیں منہ سے نکالا۔ کتنے ستم کی بات ہے کہ ان این جی اوز نے پچھلے تقریباً دس سالوں سے بیت المال سے ایک ارب روپے سے زیادہ گرانٹس حاصل کیں۔ حالانکہ ان این جی اوز میں کئی ایک کا تعلق صرف کاغذوں کی حد تک ہے۔ اسکے علاوہ گذشتہ 8 سالوں سے سوشل ویلفیئر محکمہ سے ساڑھے چار کروڑ کی گرانٹ حاصل کی ہے متحدہ مجلس عمل کے سربراہ حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی (روزنامہ نوائے وقت 17 اگست 2002ء) نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ سیکولر اور لادین لوگوں کو انتخابات میں کامیاب کروانے کیلئے این جی اوز میں 86 کروڑ روپے تقسیم کئے گئے ہیں۔

وطن عزیز کے معروف صحافی تجزیہ نگار اور روزنامہ دن کے سینئر ایڈیٹر حافظ شفیق الرحمان نے روزنامہ ''دن'' میں ''فارن فنڈز این جی اوز اور دہشت'' کے عنوان سے لکھا ہے کہ میں یہ کہتے ہوئے کوئی باک محسوس نہیں کرتا

> میں یہ کہتے ہوئے کوئی باک محسوس نہیں کرتا اور بلا خوف وخطر یہ صداقت سپرد قرطاس کر رہا ہوں کہ اگر حکومت داخلی دہشت گردی کا خاتمہ کرنا چاہتی ہے تو اسے بلا امتیاز تمام فارن فنڈز این جی اوز کیخلاف ''گرینڈ اپریشن'' کرنا ہوگا۔

کے ایمان کمزور کرنے دینی شعائر اور شرم وحیا کو ختم کرنے اور جہاد کے خلاف پروپیگنڈہ کے مشن پر رات دن سرگرم عمل ہے۔ عورت کی جنسی آزادی، جیسے چاہو جیو، بچے دو ہی اچھے کا نعرہ، مرضی کی شادی، ناچ گانا، ڈانس، آزادی نسواں کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ عورت کے حقوق کے نام پر مسلم عورت کو گمراہ کر کے ذہنی اور نفسیاتی طور پر پریشان کر کے دین سے بغاوت پر اکسایا جا رہا ہے۔

دارالامان (بدمعاشی کے اڈے) جیسی جہنمی زندگی کا پرچار کیا جا رہا ہے گھر کی اس زینت کو شمع محفل بنایا جا رہا ہے۔ مردوں کی برابری سکھائی جا رہی ہے۔ گھر جیسی جنت کی زندگی سے بغاوت کروا کے دارالامان میں پناہ لینے کی ترغیبیں دی جاتی ہیں۔ اب تک ان این جی اوز نے پاکستان میں 13 دارالامان قائم کئے ہیں۔ جیسے ''دستک'' ''کاشانہ'' ''عافیت'' اور دارلکفالہ وغیرہ وغیرہ جنہیں سیکولر لبرل کمیونسٹ عیسائی اور قادیانی خواتین کی سرپرستی حاصل ہے۔ عاصمہ جہانگیر قادیانی جو اسلام و ملک دشمن ہیں یہودیوں اور عیسائیوں سے اور بھارت سے اعلیٰ کارکردگی کا ایوارڈ حاصل کر چکی ہے۔ حنا جیلانی، نگہت سعید خان، نگار احمد، فہمیدہ ریاض، کشور ناہید، عاصمہ جہانگیر نے 2000ء میں ایک جوڑے کا نکاح بھی پڑھا کر اسلامی ضابطوں کی دھجیاں بکھیر دیں۔

حنا جیلانی کا رسالہ صدائے آدم، توہین اسلام میں سب پر بازی لے گیا ہے۔ اسلام آباد میں روزن (Rozen) نامی تنظیم نے جنسی تعلیم سرکاری سطح پر ہر کلاس کیلئے لازمی قرار دینے کیلئے اپنا کمپین لا منسٹری کے سامنے اٹھایا ہے۔ چند روز قبل غلبہ حق کی بحالی کی عظیم تحریک شیران اسلام پاکستان سیالکوٹ (پچھے کلاں) کے سرگرم کارکن محمد ارشد بھٹی نے Rozen کا تازہ لٹریچر راقم الحروف کو دیا۔ جس کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تنظیم پورے ملک کو بازار حسن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ ساز لٹریچر پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں چھپتا ہے اور وہیں سے ڈاک کی صورت میں ملک بھر میں بھیجا جاتا ہے۔ چائلڈ لیبر اور خواتین پر مظالم پر مبنی فلمیں بنانا اور انہیں یورپ میں اپنے سرپرستوں کو بھیجنا تاکہ وہ دنیا بھر میں یہ پرچار کر سکیں کہ اسلام کے قلعہ پاکستان میں اس طرح انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ چند تنظیمیں تحریر کی جاتی ہیں جو اسوقت زیادہ سرگرم عمل ہیں۔ عورت فاؤنڈیشن، ایکشن ایڈ، عکس، چتن، ویمن ایکشن فورم، ہیومن رائٹس کمیشن ایچ آر سی پی، بیداری، روزن۔ A S R آئیوا۔ فرض HRCP,SDPI جب کشمیر، فلسطین، افغانستان اور عراق پر ظلم و جبر بڑھتا ہے تو یہی ایجنٹ این جی اوز اسلام آباد، لاہور، کراچی اور کوئٹہ میں میوزیکل پروگرامز اور شوز کی تقاریب کا انعقاد کرتی ہیں۔ عریانی فحاشی اور اخلاق سوزی کا بازار گرم کر دیا جاتا ہے۔ سقوط کابل کی رات پی ٹی وی پر رات گئے تک فلمی ایکٹرسوں کا رقص پیش کیا گیا۔ ایسے ہی مواقع پر انڈین گلوکار، اداکار مہمان بنائے جاتے ہیں۔ یوں لوگوں کے ذہن شیطانیت کی مستی میں محو ہو جاتے ہیں مسلم دنیا پر امریکہ اور یورپ کا ظلم وستم انہیں نظر نہیں آتا احتجاج تو بڑی بات ہے احساس تک نہیں ہوتا۔ اور دشمن یہی چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں احساس زیاں کا خاتمہ ہو اور یہی کامیابی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ایک عیسائی دانشور نے کہا تھا اگر پاکستان کے مسلمان اگر عیسائی نہیں بھی ہوتے تو کوئی دکھ کی

جب کشمیر، فلسطین، افغانستان اور عراق پر ظلم و جبر بڑھتا ہے تو یہی ایجنٹ این جی اوز اسلام آباد، لاہور، کراچی اور کوئٹہ میں میوزیکل پروگرامز اور شوز کی تقاریب کا انعقاد کرتی ہیں۔ عریانی فحاشی اور اخلاق سوزی کا بازار گرم کر دیا جاتا ہے

خبرنامہ

شمس الدین نقشبندی

لاہور=4-اگست 2002ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا 4 بجے سہ پہر شیران اسلام پاکستان ضلع لاہور کے زیر انتظام نور محل شادی ہال شاد باغ میں ایک روزہ عظیم الشان "رحمۃ للعالمین کانفرنس" منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت حضرت علامہ مولانا پروفیسر پیر محمد حسین آسی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔ اس محفل پاک میں پیر طریقت حضرت صوفی حمید اللہ نقشبندی قادری صاحب، پیر طریقت حضرت پیر محمد اعظم مہاروی صاحب مہمانان خصوصی کی حیثیت سے جلوہ افروز تھے۔

کانفرس میں علماء کرام، مشائخ عظام، ثناخوانان مصطفی اور قراء حضرات کے علاوہ عاشقان رسول ﷺ کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ حضرت علامہ مولانا پیر سید عابد حسین گردیزی اور حضرت علامہ مولانا غلام مصطفی مجددی صاحبان نے اپنے اپنے خطابات میں حضور نبی کریم ﷺ کی ، ت پاک اور رحمۃ للعالمین کے عنوانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ثناخوانان مصطفی جناب منیر حسین نقشبندی آف لاہور، اعجاز حسین اعجاز آف شکر گڑھ، جناب اللہ دتہ صابری آف جھنگ، جناب اعجاز احمد چشتی، جناب صوفی محمد حسین، علی پور شریف، جناب بابا عبدالحق، لاہور، نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنی مسحور کن آوازوں سے عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ اور داد تحسین حاصل کی۔ یہ نورانی، ایمانی، روحانی محفل پاک اپنا نور بکھیرتی ہوئی سہ پہر 4 بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ درود وسلام کے بعد حضرت علامہ مولانا پیر محمد حسین آسی نقشبندی اور حضرت پیر صوفی حمید اللہ نقشبندی قادری دامت برکاتہم العالیہ نے باری باری دعا فرمائی۔ بعد ازاں حاضرین محفل میں لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔

سیالکوٹ=11-اگست 2002ء بروز اتوار صبح 10 بجے تا ظہر شیران اسلام پاکستان گوجرانوالہ ڈویژن کے عہدیداران کے زیر اہتمام نقش لاثانی پبلک سکول جناح سٹیڈیم سیالکوٹ میں کنونشن منعقد کیا گیا۔ جس میں ڈویژن بھر کے عہدیداران نے بھرپور شرکت فرمائی۔

اس کنونشن کا مقصد شیران اسلام پاکستان اور مجلۃ الحقیقہ کی ترویج وترقی اور جدید خطوط پر استوار کرنا تھا۔ مختلف عہدیداران نے اپنی اپنی تقاریر میں اپنی تجاویز وآراء سے بھی نوازا۔ آخر میں جناب نیر اقبال پرنسپل شاہ فیصل سائنس کالج ڈسکہ نے اپنی تقریر میں نہایت اچھے انداز میں مجلۃ الحقیقہ کی بہتر ترسیل کیلئے اہم نقاط سے آگاہ کیا۔ اور شیران اسلام کی تحریک کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کیلئے بھی اپنی تجاویز سے مطلع فرمایا۔ انکے بعد مرکزی امیر شیران اسلام پاکستان جناب شجاعت علی مجاہد صاحب نے جوش وجذبہ سے بھرپور اپنی تقریر میں شیران اسلام کی تحریک کی ضرورت واہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ شیران اسلام سرکار دوعالم ﷺ کے عاشقوں کی جماعت ہے، جو صحابہ کرام، اولیاء کرام اور اپنے اکابرین سے انتہائی محبت وعقیدت رکھتی ہے۔ لہٰذا اس تحریک کو بہتر انداز میں چلانے کیلئے اس کا "دستور العمل" تیار ہو چکا ہے۔ اس کو پڑھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ مجلۃ الحقیقہ ویسے تو اپنی اہمیت کے اعتبار سے لوگوں کی ضرورت بن چکا ہے۔ لیکن پھر بھی اسے مزید فعال بنانا ہے۔ اس کنونشن کی صدارت سرپرست اعلیٰ شیران اسلام حضرت علامہ ومولنا پروفیسر محمد حسین آسی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔ ﴿باقی صفحہ نمبر﴾

اور بلا خوف وخطر یہ صداقت سپرد قرطاس کر رہا ہوں کہ اگر حکومت داخلی دہشت گردی کا خاتمہ کرنا چاہتی ہے تو اسے بلا امتیاز تمام فارن فنڈز این جی اوز کیخلاف ''گرینڈ اپریشن'' کرنا ہوگا۔ پاکستان کے ہر گلی کوچے میں یہ بات زبان زد عام ہے کہ فارن ڈونرز ایجنسیوں کے تعاون سے قائم این جی اوز پاکستان کو بدنام کرانے کیلئے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہیں۔

ہوائیں اور فضائیں سرگوشیاں کر رہی ہیں کہ این جی اوز کے دفاتر دہشت گردی کی جاہ گاہیں، آماج گاہیں اور تربیت گاہیں بن چکے ہیں۔ مدارس دینی اداروں، شخصیات اور تنظیموں کے خلاف شعلہ بیانی میں ایکسپرٹ ہیں۔ معین الدین حیدر اس باب میں لب کشائی کرتے ہوئے جانے کس سے ڈرتے ہیں۔ اس ضمن میں انکی ''مکمل چپ'' یقیناً معنی خیز ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر فوجی حکومت جرات سے کام لیتے ہوئے اسلام آباد، لاہور کراچی، پشاور، کوئٹہ اور شمالی علاقہ جات میں قائم این جی اوز کے دفاتر کے خلاف کریک ڈاؤن کرکے اوران کے عہدیداروں کو گرفتار کرکے ان سے زیر زمین فنڈز اور ریکارڈ کی عملی بازیابی کرائے تو یقین کیجئے لرزہ خیز حقائق اور حیران کن شواہد طشت از بام ہونگے۔ بنیادی انسانی حقوق، نسوانی حقوق، اور اقلیتی حقوق کیلئے نام نہاد کام کرنیوالی اکثر این جی اوز کے عہدیداران ''غیر ملکی'' سفارت کاروں سے کھلے ڈلے تعلقات رکھتے ہیں اس سے ہر کس وناکس باخبر ہے۔ یہ عہدیدار کس وجہ سے غیر ملکی سفارت کاروں کی آنکھوں کے تارے اور محبوبان نظر بنے ہوئے ہیں۔ ایک ثقہ راوی کے مطابق ''محض اس وجہ سے نہ یہ ''ولایتی'' اور مغربی سفارت کاروں کی شبینہ محافل کو روشن کرنے کیلئے رنگی موم بتیاں اور مشرقی شمعیں فراہم کرتے ہیں پاک افواج کے بجٹ پروگرام کو رول بیک کرنے کے مطالبے کو ہوا دیتے، مشرقی واسلامی اقدار اور روایات کے خلاف ژاژ خائی اور ہرزہ سرائی کرنیوالی این جی اوز کی بیگمات کو عام پاکستانی امریکی ومغربی سفارت کاروں کی میڈ مز قرار دیتا ہے۔

این جی اوز کا کمال یہ ہے کہ یہ رائی کا پہاڑ بنانے میں کمال کی مہارت رکھتی ہیں۔ پاکستان میں آئے روز مسلم شہری ماورائے عدالت پولیس مقابلوں میں پولیس گردی کا نشانہ بنتے رہتے ہیں اور یہ بنیادی انسانی حقوق کمیشن اور اسکے زنانہ، مردانہ، عہدیدار اقوام متحدہ کے خاموش منصوبوں کی طرح اس درندگی پر چپ سادھے نظر آتے ہیں لیکن اگر خدانخواستہ کسی تھانہ کی حوالات میں جرائم کی پاداش میں ملنے والی سزا کے احساس سے گھبرا کر کوئی قادیانی پارسی عیسائی یا ہندو خودکشی کرلے تو یہ خم ٹھونک کر میدان میں آجاتے ہیں اور پاکستان میں اقلیتوں پر روا رکھے جانے والے مظالم کیخلاف احتجاج کرتے ہوئے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں ان کے اس احتجاجی ڈرامے کو پاکستان کا انگلش پرنٹ میڈیا بڑھ چڑھ کر کوریج فراہم کرتا ہے۔ کاؤس جی ایسے بنیاد پرست پارسی اور خالد احمد ایسے انتہا پسند کیموفلاجڈ قادیانی اپنے اپنے کالموں میں اسکی تشہیر کرتے ہیں انگریزی اخبارات کے ان کالم نگاروں نے تو جیسے حلف اٹھا رکھا ہے کہ وہ پاکستان کو بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔ ایک اقلیتی رہنما جیمز صوبے خان نے ایک بار کہا تھا پاکستان میں غیر ملکی مشنری ادارے عیسائی پادریوں کے روپ میں یہاں یہودیوں کو بھیج رہے ہیں۔ انکا واضح اشارہ امریکہ اور مغرب کی طرف تھا۔ (جاری ہے)

این جی اوز کا کمال یہ ہے کہ یہ رائی کا پہاڑ بنانے میں کمال کی مہارت رکھتی ہیں۔ پاکستان میں آئے روز مسلم شہری ماورائے عدالت پولیس مقابلوں میں پولیس گردی کا نشانہ بنتے رہتے ہیں

نجدیوں کی خباثت

VISIT US AT: WWW.KHABRAIN.COM

ABC CERTIFIED

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت۔ لاہور، اسلام آباد، کراچی، ملتان، مظفر آباد (آزاد کشمیر) اور شیخوپورہ سے شائع ہونے والا قومی اخبار

DAILY KHABRAIN

روزنامہ خبریں لاہور

چیف ایڈیٹر ضیا شاہد

LOCAL

Thursday May 23, 2002

جلد 11	جمعرات 10 ربیع الاول 1423ھ 23 مئی 2002ء 10 جیٹھ 2059 ب صفحات 12 قیمت 7 روپے	شمارہ 300

حضرت محمدؐ کی ولادت کا جشن منانا بدعت اور عیسائیوں کی نقالی ہے: مفتی اعظم سعودی عرب

ریاض (اے ایف پی) سعودی عرب کے [redacted] اعظم شیخ عبدالعزیز الشیخ نے کہا ہے کہ حضرت محمدؐ کی ولادت کا جشن منانا بدعت اور عیسائیوں کی نقالی ہے۔ لندن کے اخبار اشراق الاوسط کو انٹرویو دیتے ہوئے مفتی اعظم نے کہا بعض مسلمان صراط مستقیم سے بھٹک گئے ہیں اور وہ نبی پاک کا یوم ولادت منانے جیسے کام کر رہے ہیں جن کی اللہ اور اس کے رسولؐ نے اجازت نہیں دی۔ ایسی تقریبات اور تہوار کافرانہ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے کبھی اجازت نہیں دی۔ یہ تقریبات ان راہ گم گشتہ عیسائیوں کی نقالی ہے جنہوں نے اپنے کمزور ایمان اور اپنے مذہبی علم کی کمی کی وجہ سے تہواروں کی تعداد بڑھا دی۔

Daily KHABRAIN May 23,2002

کیا اب بھی ان کے پیچھے نماز جائز ہے؟

اپنے ایمان سے فتویٰ لیں۔

مکتوب گرامی ناظم اعلیٰ شیران اسلام پاکستان کی طرف سے

حضرت سراپا سعادت، مصدر فیوض و برکات، منبع رشد و ہدایت، عارف کامل

حضرت العلام قبلہ آسی صاحب دامت فیوضہم القدسیہ

ہدیہ سلام مسنون!

مزاج معلّیٰ!

آپ کی پیہم عنایات اور مسلسل شفقتوں کے زیر سایہ، بحمد اللہ تعالیٰ دینی خدمات کی توفیق میسر ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ساری زندگی اپنے فضل و کرم اور اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والثناء کے طفیل محبوبان بارگاہ کے طریقہ کے مطابق بسر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

''الحقیقہ'' کی صورت میں ہمارے پڑھے لکھے لوگ بالخصوص نوجوان طبقہ مستفید ہو رہا ہے۔ اور شکوک و شبہات کی فضا جو بدعقیدہ لوگوں نے قائم کر رکھی تھی وہ کافی حد تک تبدیل ہو رہی ہے ''توحید اور محبوبان خدا کے کمالات'' کافی مؤثر اور مفید سلسلہ تحریر تصور کیا جاتا ہے اکثر مخلصین تقاضا کر رہے ہیں کہ اس مفید سلسلہ وار تحریر کو کتابی شکل میں ضرور شائع کر دیا جائے۔ نہایت مناسب ہوگا کہ اس کی خوبصورت کتابت ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔ اور سلسلہ پورا ہونے پر مکمل ہونے پر شائع کر دیا جائے تاکہ مارکیٹ میں عام دستیاب رہے۔

آپ کے علمی و روحانی فیضان کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہے۔ حضور شہنشاہ لاثانی اور حضور نقش لاثانی رحمۃ اللہ علیہما آپ کی اس عظیم کاوش (الحقیقہ) اور عمر کے اس حصے میں جہد مسلسل اور محنت شاقہ پر بہت مسرور ہیں۔ تاجداران علی پور شریف کی خصوصی روحانی توجہ ہے۔ تفصیل ملاقات پر عرض کروں گا۔ اس خادم پر آپ کی شفقت و عنایات کا نتیجہ ہے کہ تاجداران علی پور شریف نے گذشتہ ہفتے خصوصی لطف و کرم سے نوازا۔ والد گرامی مدظلہ سلام لکھواتے ہیں اور دعا کی درخواست بھی!

ہمارے جامعہ کے جملہ اساتذہ اور طلباء اور سانگلہ ہل کے احباب اہل سنت جو حاضر مجلس ہیں سب سلام عرض کرتے ہیں۔ اور دعاؤں کی التجا بھی! جناب عطاء الحق صاحب، چوہدری گلزار صاحب اور جملہ احباب واخوان کی خدمت میں سلام

آپ کا ادنیٰ خادم

محمد نور المصطفیٰ رضوی

جامعہ انوار مدینہ

مڑھ بلوچاں روڈ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

﴿بقیہ خبرنامہ ملاحظہ ہو﴾

اور نقابت کے فرائض شیران اسلام ضلع سیالکوٹ کے ناظم جناب محمد عارف مجاہد صاحب نے بحسن خوبی سرانجام دیئے۔ کنونشن کے اختتام پر درود و سلام پڑھا گیا۔ بعد ازاں دعائے خیر کی گئی اور لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔

ڈسکہ- 14- اگست 2002ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد صوبیدار مین بازار ڈسکہ میں شیران اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان ''آزادی کونشن'' منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ کی تنظیم، علماء اہلسنت مشائخ عظام اور عوام اہل سنت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مولانا غلام مصطفیٰ مجددی مدیر مسئول مجلہ الحقیقہ نے ''تحریک پاکستان میں علماء و مشائخ اہلسنت کا تاریخی کردار'' کے موضوع پر سیر حاصل خطاب کیا۔ حضرت علامہ نے بتایا کہ پاکستان علماء اہلسنت اور مشائخ اہلسنت نے بنایا ہے۔ اور اسے بچانے کیلئے بحران کے جانشینوں کو میدان عمل میں آنا چاہیے۔ یہی شیران اسلام کا پیغام ہے۔

کروڑوں احناف کی نمازوں کو رفع یدین نہ کرنے کی بنا پر ناقص سمجھنے والے غیر مقلدین سے مسئلہ رفع یدین پر

10 سوالات

از محمد نور المجتبیٰ چشتی ناظم و خادم جامعہ چشتیہ رضویہ، خانقاہ ڈوگراں

(۱) ناسخ و منسوخ کی شرعی حیثیت اور انکا حکم بیان کریں۔ اور بتائیں کہ کیا منسوخ پر عمل کرنا جائز ہے؟

(۲) رفع یدین کرنے کے مواقع پر غیر مقلدین میں اختلاف کیوں ہے؟

(۳) رفع یدین کی شرعی حیثیت کے بارے میں غیر مقلدین میں اختلاف کیوں ہے؟

(۴) رفع یدین کی احادیث مضطرب ہیں کیا مضطرب پر عمل جائز ہے؟

(۵) رفع یدین اگر سنت ثابتہ ہے تو اسکی فضیلت میں کوئی ایک حدیث پیش کریں خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو؟

(۶) ایک حدیث پیش کریں جس میں نبی پاک ﷺ نے رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہو؟

(۷) رفع یدین اگر سنت ثابتہ ہے تو خلفاءِ راشدین کے ادوار میں انکے قول و فعل سے ثابت کریں؟

(۸) رفع یدین بین السجدتین کی احادیث بھی ہیں تم وہاں کیوں نہیں کرتے؟

(۹) ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کی احادیث بھی موجود ہیں تم ہر تکبیر کے ساتھ کیوں نہیں کرتے؟

(۱۰) جب نبی پاک ﷺ اور خلفاءِ راشدین سے تاحیات رفع ثابت نہیں تو کیسی سنت ثابتہ ہے؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ قُلْ فَأْتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

Monthly MUJALLA.TUL.HAQIQA
REDG.NO.
C.P.L.590

حجۃ الواصلین، غوث العارفین، قطب ربانی، شہباز لامکانی
حضور قبلہ عالم
پیر سید
جماعت علی
شاہ لاثانی قدس سرہ النورانی
(علی پوری)

قدوۃ السالکین، زبدۃ العاشقین حضور قبلہ عالم
حضور قبلہ عالم
پیر سید
علی حسین شاہ
نقش لاثانی رحمۃ اللہ علیہ
(علی پوری)

عارفِ ربانی، عالم حقانی، فخر العارفین حضور قبلہ عالم
الحاج الحافظ
پیر سید
عابد حسین شاہ
نقشہ نقش لاثانی رحمۃ اللہ علیہ
(علی پوری)

بتاریخ یکم اور دو۔ اکتوبر 2002ء بروز منگل، بدھ

بمقام علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

مرکزی سالانہ عظیم الشان

عرس مبارک

زیر سرپرستی

پیرِ طریقت رہبر شریعت، جگر گوشہ نقشہ نقش لاثانی

حضور قبلہ عالم پیر سید
محمد ظفر اقبال
شاہ دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضور شاہ لاثانی، حضور نقش لاثانی، حضور نقشہء نقش لاثانی قدس سرہ (علی پور سیداں شریف)